

اپنی ملت پہ قیاس اقوام مغرب سے نہ کر
خاص ہے ترکیب میں قوم رسول ہاشمی ﷺ

قومی فخر



فیض ملت، آفتاب اہلسنت، لام المناظرین، رئیس المصنفین

مصنف

حضرت علامہ الحافظ مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ العالی

محمد اویس رضا قادری

باہتمام

قطب مدینہ پبلشرز کراچی

www.FaizAhmedOwaisi.com

بسم الله الرحمن الرحيم
الصلوة والسلام عليك يا رحمة للعالمين

قومی فخر

تھنیں لے لیں

میں المصطفیٰ اقدس الوقت فیض ملت و مفسر عظیم پاکستان
حضرت علامہ ابوالصالح مفتی محمد فیض احمد اویسی دامت برکاتہم العالیہ

() ☆ ☆ ☆ ()

() ☆ ☆ ()

() ☆ ()

مقدمہ

ہمارے دور میں نہ صرف ہمارا ملک پاکستان بلکہ جمیع ممالک دنیا کے باسی نہ صرف مسلمان بلکہ ہر قوم تعصب قومی و لسانی میں مبتلا ہے اور یہ ایسا گھناؤنا مرض ہے کہ جسے چمٹا اسے لے ڈوبا اور اسے استعمال میں وہ لاتے ہیں جن میں خود غرضی کا بھوت سوار ہوتا ہے۔ دورِ حاضرہ میں خود غرضی زوروں پر ہے جسے دیکھو یہی چاہتا ہے کہ میرا کام بن جائے خواہ ساری قوم تباہ و برباد ہو جائے۔ کرسی، ممبری و دیگر اقتداری ہوس کے پجاری اور ملک میں شر و انتشار پھیلانے والے اکثر اسی حربہ کو عمل میں لاتے ہیں کام نکالنے کے بعد پھر وہ کہیں نظر نہیں آتے ایسے نااہلوں سے ملک و ملت کو نقصان شدید پہنچنے کے علاوہ برادریوں کے جھگڑے اور لڑائیاں اور خون خرابے اور بغض و عناد صدیوں تک برپا رہتے ہیں جس سے ہزاروں قیمتی جانیں ضائع ہو جاتی ہیں اور معاشرہ و معاش کو سخت دھچکا لگتا ہے اور یہ خرابی مجموعی طور پر ہوتی ہے اور فرد واحد کے لئے بھی خسارہ و نقصان کے سوا کچھ حاصل نہیں کیونکہ نسبی و قومی پر فخر کرنے والا نہ گھر کا رہتا ہے نہ گھاٹ کا وہ بزمِ خویش بچو یا دیگرے نیست اور پدرم سلطان بود کے نشہ سے علم و ہنر سے محروم رہتا ہے اور عزت و وقار کو کھو بیٹھتا ہے۔ اگر وقتی طور پر کچھ فائدہ حاصل ہوتا ہے تو وہ بھی صرف دنیوی اور وہ بھی تھوڑی دیر کے لئے۔ جس کا خمیازہ ممکن ہے دنیا میں نہ بھگتے آخرت میں تو سخت مار ہی پڑے گی اور بس اسی لئے اللہ عز و جل نے فرمایا:

وَمَا هَذِهِ الْحَيَوةُ الدُّنْيَا إِلَّا لَهْوٌ وَلَعِبٌ وَإِنَّ الدَّارَ الْآخِرَةَ لَهِیَ الْحَيَوةُ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ (پارہ ۲۱ء)

سورۃ العنکبوت، آیت ۶۴)

ترجمہ: اور یہ دنیا کی زندگی تو نہیں مگر کھیل کود اور بیشک آخرت کا گھر ضرور وہی سچی زندگی ہے کیا اچھا تھا اگر جانتے۔

آیت میں اللہ تعالیٰ نے دنیوی مفاد کو ترجیح دینے والے کی مثال کھیل تماشہ سے دی ہے جو لحات کی خوشی کے بعد کچھ تصبیح اوقات اور فائدہ کے عدم حصول پر کفِ افسوس ملنے کے سوا کچھ نہیں ہوتا اس کی مثال یوں بھی دی جاسکتی ہے کہ بچے کو علم و ہنر بچپن میں زہر کے گھونٹ محسوس ہوتے ہیں لیکن عرصہ بعد علم و ہنر حاصل کیا تو زندگی بھر نہ خود چین اڑاتا ہے بلکہ نسلوں تک عیش و آرام کا مٹھیرا اس کے خاندان میں لہرایا جاتا ہے اور اگر علم و ہنر کا تعلق ذاتِ حق سے متعلق ہے تو آخرت میں اس کے صدقے لاکھوں کی بگڑی سنورتی ہے اگر بچے نے علم و ہنر سے جی چرایا تو وہ اپنے چند لحات بچپن میں من مانی خوشی سے ضائع کر دے تو اس کا نتیجہ ظاہر ہے کہ وہ بچہ جوان ہو کر بے علمی و بے ہنری کی تلخ اور ذلیل زندگی بسر کرتا ہے۔

فقیر کی یہ گزارش ان عزیز مسلمانوں سے ہے جن کا نعرہ ہے

۔ غلام ہیں غلام ہیں رسول ﷺ کے غلام ہیں

غلامی رسول ﷺ میں موت بھی قبول ہے

اور اس نعرہ کی صدا اگر دل کی گہرائیوں سے نکلتی ہے تو پھر سوچئے کہ اللہ و رسول (جل جلالہ ﷺ) نے کیا فرمایا ہے۔ موت کو قبول کرنے والے عزیز و پہلے اللہ و رسول (جل جلالہ ﷺ) کے قول مبارک کو قبول کر لو۔ وہ ہے نسب و غیرہ پر فخر نہ کرنا۔

(باب ۱)

نسب پر فخر کرنے کی ممانعت

اللہ تعالیٰ نے برادریوں اور قوموں کا ذکر کر کے فرمایا:

وَجَعَلْنَكُمْ سُوءَ بَنَاتٍ لِّتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتَقْوَمُ (پارہ ۲۶، سورۃ الحجرات، آیت ۱۳)

ترجمہ: اور تمہیں شاخیں اور قبیلے کیا کہ آپس میں پہچان رکھو بیشک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے۔

فائدہ: برادری و ذات کا اظہار بری بات نہیں وہ تو معاشرہ کی ضرورت کی شے ہے لیکن اللہ کے نزدیک اعلیٰ و افضل تقویٰ ہے اسی سے بندہ دارین میں خلق خدا کا سردار بنتا ہے اسی لئے اولیاء کرام کا خصوصی نشان بھی تقویٰ بتایا ہے چنانچہ فرمایا۔

إِنْ أَوْلِيَاءُ إِلَّا الْمُتَّقُونَ (پارہ ۹، سورۃ الانفال، آیت ۳۳)

ترجمہ: اس کے اولیاء تو پرہیزگار ہی ہیں۔

اور فرمایا

إِلَّا إِنْ أَوْلِيَاءُ اللَّهِ لَا خَوْفَ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝ الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ ۝ (پارہ ۱۱، سورۃ یونس،

آیت ۶۲)

ترجمہ: سن لو بیشک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم۔ وہ جو ایمان لائے اور پرہیزگاری کرتے ہیں۔

انتباہ

افسوس ہے کہ ہمارے دور میں وہی خرابی یعنی نسبی فخر ایسے گھس گئی ہے کہ اب نکالے سے نہ نکلے ہے۔ پیروں فقیروں کی اولاد یا کوئی رشتہ دار کہ وہ کتنا ہی جرائم و مآثم سے بھرپور ہو ہم اسے سر آنکھوں پر بٹھاتے ہیں۔ اور خدا عزوجل کا محبوب بندہ تقویٰ و طہارت اور نیکی اور علم و عمل کی تصویر کی طرف نظر اٹھا کر نہیں دیکھتے۔ یہ رونا آج سے نہیں بلکہ صدیوں سے رویا جا رہا ہے چنانچہ علامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک رسالہ میں لکھا کہ

ان هذا رسالة في حل مسألة ابتلى لها جهلته في باب النسب عارية عن اكتساب الحسب

یہ رسالہ ان جاہلوں کے علاج کے لئے ہے جو باب نسب کی بیماری میں مبتلا ہیں جو حسب کی تحصیل سے محروم ہیں۔

اسی لئے فقیر اویسی غفرلہ کی اہل اسلام سے اپیل ہے کہ علم و ہنر خود دیکھو اور اولاد کو سکھاؤ اس میں تمہارا اور تمہاری اولاد کا خود اپنا نہیں بلکہ پشتوں بھلا ہے۔ دیکھئے اولیاء اللہ نے علم و عمل کمایا تو تاحال ان کے آستانے کیسے آباد ہیں اور ان کی اولاد کو معاشرہ میں کتنا بلند مقام حاصل ہے جو ان کے نقش قدم پر رہے انہیں تعظیم و تکریم کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے جو ان کی راہ سے بھٹکے ان کا انجام بھی سب کو معلوم ہے۔



بیماری کا سبب

اس بیماری کا اصل سبب علامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے بتایا کہ

حسبوا ان الامر كانت جارية يكون مذمة العيب ومذلة العار على ولد جارية۔

ذات پات پر فخر کرنے والے سمجھتے ہیں کہ اگر ہم علم و ہنر کے درپے ہوں تو ہمارے لئے اور ہماری آنے والی نسلوں کے لئے عیب اور ننگ و عار ہے۔

مثلاً موجودہ پیران عظام کا خیال ہے کہ ہم اولاد کو علم دین پڑھائیں تو لوگ کہیں گے یہ ملا، مولوی ہو گئے یا ہنر سکھائیں تو اسی ہنر سے اولاد معروف ہوگی اور ہمارے آباؤ اجداد کا لاحقہ ہمارے سے اڑ جائے گا اور عوام بھولے بھالے لوگوں سے جو ہمارے نذرانے مفت وصول ہوتے ہیں وہ ختم ہو جائیں گے ایسے ہی عوام قومیت کے خواب دیکھنے والے ہنر اور کسب معاش اور علم و عمل سے محروم رہنے والوں کا حال ہے۔

علاج اور قرآن و حدیث

یہ بیماری اگرچہ دور حاضر میں لاعلاج معلوم ہوتی ہے بلکہ بیمار قوم الٹا نسخہ بتانے والے کی جانی دشمن ہو جائے گی لیکن

اسلامی خیر خواہی کا تقاضا ہے کہ بتا دینا ضروری ہے پھر بیمار کی مرضی علاج کرائے یا ڈاکٹر حکیم کو گالی سنائے جو کچھ چاہے۔

حکیم علماء ربانی:

حضرت علامہ علی قاری رحمہ اللہ نے ”الاحتساب“ میں فرمایا کہ مذکورہ بالا خیال ”مخالف الاجماع العلماء“ یہ خیال علمائے ربانی کے ہاں بالاتفاق غلط ہے اس کی دلیل باب فقہ کی بحث ”کفو“ کافی ہے کہ قیامت تک کفو کا ناطہ نہیں ٹوٹتا خواہ کسب و ہنر ہزاروں بار بدلتا رہے مثلاً کسی کی قوم افغان یا اعمان یا سید ہے اور ہنر سیکھا ہے سنا، لوہار کا یا کھیتی باڑی کا کام کیا یا علم پڑھ کر عالم بنا تو باب الزکاح میں اصل قومیت کا اعتبار ہوگا نہ کہ کسب و ہنر کا۔

ارشاد ربانی

اللہ تعالیٰ نے بندوں کو اغتباہ فرمایا کہ

فَإِذَا نَفَخَ فِي الصُّورِ فَلَا أَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَلَا يَتَسَاءَلُونَ (پارہ ۱۸، سورۃ المؤمنون، آیت ۱۰۱)

ترجمہ: تو جب صور پھونکا جائے گا تو نہ ان میں رشتے رہیں گے اور نہ ایک دوسرے کی بات پوچھیں۔

فائدہ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اس نفخ صور سے دوسرا نفخ مراد ہے کہ جب قیامت میں حساب کتاب کے لئے اٹھیں گے تو اس وقت ذات پات سے نہیں بلکہ تقویٰ و طہارت سے پہچانے جائیں گے جیسے دنیا میں ذات پات کا راج تھا کہ یہ ملک صاحب تو وہ خان صاحب اور چودھری صاحب اور جام صاحب وغیرہ یہ القابات و خطابات یہاں دھرے کے دھرے رہ جائیں گے۔

سوال

نسب ٹوٹ جانے کے کیا معنی ہیں جب کہ اولاد (آدم علیہ السلام) کا نسبی سلسلہ منقطع ہونے والا نہیں؟

جواب

آیت کی مراد یہ ہے کہ انسان صرف نسبی رشتہ سے رفیع الدرجات نہ ہوگا بلکہ یوم جزا میں رفیع درجات کا دار و مدار تقویٰ اور نیک عمل (ایمان و صحیح عقیدہ کے بعد) ہے اور بس۔

آیات قرآنیہ

اللہ تعالیٰ نے قیامت میں رفع درجات کا موجب خود بتایا۔

وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقَىٰ (پارہ ۵، سورۃ النساء، آیت ۷۷)

ترجمہ: اور دُروالوں کے لئے آخرت اچھی۔

إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَىٰ (پارہ ۲۶، سورۃ الحجرات، آیت ۱۳)

ترجمہ: بیشک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے۔

فائدہ

متقی وہ ہے جو اللہ تعالیٰ سے بہت خوف و خشیت رکھتا ہو اور اوامر و نواہی کا سختی سے پابند ہو۔

فائدہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ دنیا کی عزت دولت سے ہے لیکن آخرت کی عزت تقویٰ و طہارت سے (بعض اہل دانش سے یہ مرفوعاً مروی ہے)

خطبہ رسول ﷺ کا مضمون

حضور نبی پاک ﷺ کا اس بارہ میں خطبہ مشہور ہے جس کے الفاظ مبارکہ یہ ہیں

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنْ رُبَّكُمْ وَاحِدٌ وَإِنْ أَبَاكُمْ وَاحِدٌ وَافْضُلُ الْعَرَبِيِّ عَلَى الْعَجَمِ وَلَا لِعَجَمٍ عَلَى الْعَرَبِيِّ

وَلَا أَسْوَدٌ عَلَى أَحْمَرَ وَلَا لَأَحْمَرَ عَلَى أَسْوَدٍ إِلَّا بِالتَّقْوَىٰ.

(رواہ الطبرانی فی آداب النفوس)

اے لوگو! خبردار تمہارا رب ایک ہے اور تمہارا باپ ایک ہے عربی کو عجمی پر اور عجمی کو عربی پر کوئی فضیلت نہیں اور نہ ہی کالے

کو سرخ پر اور نہ سرخ کو کالے پر فضیلت ہے اگر کسی کو کوئی فضیلت ہے تو تقویٰ سے۔

ارشاد رسول ﷺ

نسب پر فخر و ناز کرنے والا عزیز اپنے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے ارشادات و وعیدات بھی سن کر اپنا فیصلہ

خود فرمالے۔

عن ابی مالک الاشعری مرفوعاً أَنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَىٰ انْسَابِكُمْ وَلَا إِحْسَابِكُمْ وَلَا إِلَىٰ أَمْوَالِكُمْ

ولكن ينظر الى قلوبكم فمن كان له قلب صالح تحنن الله عليه انما انتم بنو آدم واحبكم الى الله
اتقاكم.

ترجمہ: ابو موسیٰ اشعری سے مرفوعاً مروی ہے کہ بیشک اللہ عزوجل تمہارے نسب اور حسب کو نہ دیکھے گا اور نہ ہی تمہارے مال دیکھے گا ہاں وہ تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے جس کا دل صالح ہو اس پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے گا بیشک تم بنو آدم ہو اور اللہ کا محبوب ترین بندہ وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے۔

سوال

حدیث شریف میں ہے:

كل سبب ونسب ينقطع يوم القيمة الانسبی وحسبی.
قیامت میں تمام سبب و نسب منقطع ہوں گے سوائے میرے نسب و سبب کے۔

جواب

قیامت میں واقعی تمام حسب و نسب منقطع ہوں گے سوائے قرآن و ایمان کے۔ یہاں سبب سے ایمان اور نسب سے قرآن مراد ہے اس جواب کی تائید آیت:

إِنْ أَوْلِيَاؤُ إِلَّا الْمُتَّقُونَ (پارہ ۹، سورۃ الانفال، آیت ۳۳)

ترجمہ: اس کے اولیاء تو پرہیزگار ہی ہیں۔

اور حدیث آل محمد کل تقی (رواہ الطبرانی) وغیرہ سے ہوتی ہے۔

یہ جواب علامہ علی قاری رحمہ اللہ الباری نے دیا ہے اس کو مزید تقویت آیت.....

وَلَا مَنَّةَ مُؤْمِنَةٍ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَلَوْ أَعْجَبَتْكُمْ (پارہ ۲، سورۃ البقرہ، آیت ۲۲۱)

ترجمہ: اور بیشک مسلمان لونڈی مشرکہ سے اچھی اگرچہ وہ تمہیں بھاتی ہو۔

سے یہو منجھتی ہے۔

ام اسماعیل علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام

اگر نسب فخر کی چیز ہوتی تو حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام بی بی ہاجرہ سے کبھی نکاح نہ کرتے ایسے ہی اسے دوسری دلیل سمجھئے کہ ان سے ہی حضرت اسماعیل علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام پیدا ہوئے اور وہ ہمارے نبی پاک شہ لولاک

ﷺ کے دادا اور حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ کے بڑے صاحبزادے اور خدا تعالیٰ کے پیغمبر تھے۔

ام ابراہیم رضی اللہ عنہا

حضور سرور عالم نور مجسم ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی والدہ کنیز تھیں یعنی بی بی ماریہ رضی اللہ عنہا اگر نسب فخر کی شے ہوتی تو حضور نبی پاک ﷺ کے صاحبزادہ والا شان کی ماں کنیز نہ ہوتیں پھر ان کی تربیت بھی اعلیٰ خاندان میں نہیں بلکہ ایک معمولی گھرانے میں ہوئی حالانکہ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی پیدائش پر انصار کے تمام گھرانوں کو استدعا تھی ان کے رضاع و تربیت سے مشرف ہوں چنانچہ علامہ علی قاری رحمہ اللہ الباری لکھتے ہیں

قال الزبير بن بكار وتنافسست الانصار فيمن يرضع ابراهيم فانهم احبوا ان يفرغوا مارية له وان ينشروا بالخدمة ونسبة الارضاع والارتضاع في ذلك المقام. (الاحتساب)

حضرت زبیر بن بکار نے کہا کہ تمام انصار کو رغبت تھی کہ حضرت ابراہیم کو دودھ پلانے کی سعادت پائیں تو سب نے اس کام سے بی بی ماریہ کو چاہا اور خود اس خدمت کے لئے مشرف ہوں تاکہ انہیں دودھ پلانے کا اعلیٰ مقام مرتبہ و مقام حاصل ہو۔

باوجود اس کے حضور عالم ﷺ نے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی اس خدمت کیلئے بی بی ام بردہ بنت المزدربین زید الانصاری براء بن اوس کی زوجہ رضی اللہ عنہا کا انتخاب فرمایا قیل میں فقیر حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی شخصیت کا تعارف کرادے ایسے ہی بی بی ماریہ و بی بی ام بردہ رضی اللہ عنہا کا تا کہ نسب پر گھمنڈ رکھنے والوں کو معلوم ہو کہ حضور نبی اکرم شفیع معظم ﷺ نے کس طرح اس گھمنڈ کو ختم فرمایا۔

تعارف ابراہیم بن رسول اکرم ﷺ:

نبی اکرم ﷺ علی الاطلاق جملہ مخلوق سے افضل اور برتر ہیں اسی معنی پر حضرت ابراہیم جو حضور ﷺ کے صاحبزادہ والا شان ہیں تو آپ کی عزت و احترام ظاہر ہے کہ آپ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ و دیگر خلفاء راشدین سے افضل نہ سہی لیکن صحابہ کرام و اہلبیت میں ان کی شان بالا و اعلیٰ ہے اسی لئے حضور علیہ السلام نے فرمایا نبوت ختم نہ ہوتی تو ابراہیم نبی ہوتے اس کے باوجود ماں بی بی ماریہ رضی اللہ عنہا ہیں جو ایک کنیز ہیں۔

حقارت کی نگاہ

یہ تو بہت پرانی عادت ہے کہ لوگ پیشہ ور لوگوں اور غلاموں کو حقیر سمجھتے تھے۔ اس سے کسی کی رفعت شان میں کوئی فرق

نہیں آتا۔ اسلام میں تقویٰ تمام انساب سے بلند اہمیت رکھتا ہے اور اسے بلند قدر اور ثواب کے تمام اسباب سے قوی تصور کیا گیا ہے۔

إِنْ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ اتَّقُوا اللَّهَ (پارہ ۲۶، سورۃ الحجرات، آیت ۱۳)

ترجمہ: بیشک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے۔

حدیث

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں ”ہر متقی میری آل ہے“ اس کا عملی ثبوت یہ ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے اہل بیت میں شمار کیا ہے اور اعلان کیا کہ

سلمان منا اہل البیت

سلمان ہمارا اہل بیت ہے۔

ایمان اور تقویٰ نہ ہونے کی وجہ سے قرآن پاک نے حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے کو نبی کی اولاد سے نکال دیا اور فرمایا:

إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ (پارہ ۱۲، سورۃ صود، آیت ۴۶)

ترجمہ: (اے نوح) وہ تیرے گھر والوں میں نہیں۔

کیونکہ اس کا کردار غیر صالح ہے۔ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ حبشی ہوتے ہوئے بھی حضور اکرم ﷺ کے پسندیدہ صحابی ہیں۔ ان کے برعکس ابولہب آپ کے خاندان قریش کا سردار اور حقیقی چچا ہونے کے باوجود آپ سے کوئی رشتہ نہیں رکھتا۔ حضور ﷺ نے اپنے ایک قول میں فرمایا کہ ”بہت سے ابدال اموالی (غلاموں) میں ہوں گے۔“ پھر فرمایا ”اگر علم ثریا اور کہکشاں پر معلق ہو جاتا تو فارس کے غلام اسے زمین پر لے آتے۔“

الاطلب بالنسک ملکاً مؤیداً فما الملک فی الدارین الا الناسک

ولیس ملیکاً غیر مالک نفسہ وان حازو استصفی اقاصی الممالک

ابولہب فی فائق الحسن لم یکن عدیل بلال اسود اللون حالک

فرم بالنفسی رضوان رضوان مالکاً هواک تفر بالعنق من رق مالک

ترجمہ: خبردار عبادت سے ہی دائمی ملک حاصل ہوتا ہے۔ دونوں جہانوں میں وہی بادشاہ ہے جو عبادت گزار ہے

۔ وہ شخص بادشاہ نہیں ہو سکتا جو صرف اپنی ذات کے لئے مال و رقم جمع کرتا ہے۔ وہ دنیا کے کونے کونے پر قبضہ بھی کر لے تو اسے بادشاہ نہیں مانا جائے گا۔ ابولہب حسن و جمال کی وجہ سے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہیں خوب تر تھا مگر حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کالے ہونے کے باوجود ابولہب سے بلند تر مقام پر فائز تھے۔ تقویٰ کے لباس سے مزین ہو کر رضوان جنت سے ملاقات کرے۔

حکایت

حضرت عثمان بن عطاء رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے والد سے یہ واقعہ بیان کیا ہے کہ وہ رصافہ میں ہشام بن عبد الملک کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے پوچھا عطاء بتاؤ ان دنوں اسلامی ممالک میں سب سے بڑا عالم دین کون ہے؟ میں نے کہا ہاں مجھے معلوم ہے کہ سب سے بلند پایا عالم دین کون ہے۔ ہشام نے پوچھا اچھا بتاؤ ان دنوں مدینہ میں سب سے بڑا عالم دین کون ہے؟ میں نے کہا حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ (حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے غلام) ہشام نے پوچھا کہ اہل مکہ میں سب سے بڑا فقیہ کون ہے؟ میں نے کہا عطاء بن ابی رباح۔ پوچھا کہ یہ غلام ہے یا عربی؟ میں نے کہا یہ ”مولیٰ“ ہے پھر پوچھا اہل یمن میں سے بڑا فقیہ کون ہے؟ میں نے کہا طاؤس بن کیسان۔ پوچھا کہ یہ غلام ہے یا عربی؟ میں نے کہا ”مولیٰ“ اس نے دریافت کیا اچھا بتاؤ ہشام میں سے بڑا فقیہ کون ہے؟ میں نے بتایا کہ مکحول۔ پوچھا یہ عربی ہے یا غلام؟ میں نے بتایا ”مولیٰ“ اس نے پوچھا اہل جزیرہ میں کون بڑا فقیہ ہے؟ میں نے بتایا میمون بن مہران۔ کہا مولیٰ یا عربی؟ میں نے بتایا ”مولیٰ“ ہے۔ اس نے پوچھا خراسان میں کون بڑا فقیہ ہے؟ میں نے بتایا کہ الضحاک بن مزاحم۔ پوچھا یہ عربی ہے یا غلام؟ میں نے کہا ”مولیٰ“ ہے پھر پوچھا اہل بصرہ میں کون بڑا فقیہ ہے؟ میں نے بتایا حسن بصری اور ابن سیرین۔ اس نے دریافت کیا یہ غلام ہیں یا عربی؟ میں نے بتایا غلام ہیں۔ پھر پوچھا کوفہ میں کون ہے؟ میں نے عرض کی ابراہیم نخعی۔ پوچھا وہ غلام ہے یا عربی؟ میں نے بتایا عربی ہیں۔ کہنے لگا میری تو جان نکل رہی ہے، سب علمائے دین کو غیر عربی ہی بتا رہا ہے صرف ایک عربی ہے۔

الی التقی لانتسب ان کنت منتسبا فلیس یجدک یوما خالص التمسب
بلال الحبشی العبد فاق تقی احرار صید قریش صفوة العرب
غدا ابولہب یرمسی الی لہب فیہ غدت خطبا حمالة الحطب

ترجمہ: تقویٰ میں شہرت حاصل کرو اگر تم شہرت یافتہ ہونا چاہتے ہو۔ تمہیں خالص نسب کوئی فائدہ نہیں دے گا

۔ بلال حبشی رضی اللہ عنہ غلام تھے مگر تقویٰ سے فائق تھے تمام آزاد خالص عربی قریشیوں سے ابولہب جہنم میں پھینکا جائے گا اور اس کی بیوی ایندھن کا گٹھا اٹھائے جہنم کا ایندھن بنے گی۔

(مناقب الموفق ترجمہ اویسی غفرلہ مناقب امام اعظم ص ۳۷ تا ۳۹)

نسب کا فخر ایک وہم

ایسا کون سا مسلمان ہے جسے خاندان نبوت سے وابستگی نہ ہو اور فحوائے نسب نبی اللہ خاندان کو جملہ اقوام عالم میں ممتاز و المجد و اشرف واجب التکریم اور سید نہ سمجھتا ہو جب کہ قرآن پاک میں بھی ہے۔

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِإِيمَانٍ أَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَا أَلَتْنَهُمْ مِنْ عَمَلِهِمْ مِنْ شَيْءٍ (پارہ ۲۷،

سورۃ طور، آیت ۲۱)

ترجمہ: اور جو ایمان لائے اور ان کی اولاد نے ایمان کے ساتھ ان کی پیروی کی ہم نے ان کی اولاد ان سے ملا دی اور ان کے عمل میں انہیں کچھ کمی نہ دی۔

قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى (پارہ ۲۵، سورۃ الشوری، آیت ۲۳)

ترجمہ: تم فرماؤ میں اس پر تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا مگر قربت کی محبت۔

اور

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا (پارہ ۳، سورۃ آل عمران، آیت ۱۰۳)

ترجمہ: اور اللہ کی رسی مضبوط تمام لو سب مل کر۔

سے بعض مفسرین کرام نے تعلق اہل بیت کی تفسیر فرمائی ہے۔

إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا (پارہ ۲۲، سورۃ الاحزاب، آیت ۳۳)

ترجمہ: اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو کہ تم سے ہر نا پاکی دور فرما دے اور تمہیں پاک کر کے خوب ستھرا کر دے۔

فائدہ

حضرت قرطبی نے سید المفسرین حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے آیہ کریمہ:

وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ (پارہ ۳۰، سورۃ النحیٰ، آیت ۵)

ترجمہ: اور بے شک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔

کی تفسیر نقل فرماتے ہوئے فرمایا کہ

(۱)..... رسول اللہ ﷺ اس بات پر راضی ہوئے کہ اُن کے اہل بیت میں سے کوئی جہنم میں نہ جائے۔ حاکم نے اس کو صحیح فرمایا۔ بروایت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بخاری شریف میں ہے کہ امر قریش میں ہے اِن سے جو عداوت کرے گا اُس کو اللہ تعالیٰ منہ کے بل جہنم میں ڈالے گا۔

(۲)..... حضرت دیلمی رضی اللہ عنہ نے حدیث روایت کی دعا رُکِ رہتی ہے جب تک مجھ پر اور میرے اہل بیت پر درود نہ بھیجا جائے۔

(۳)..... حضرت امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حدیث روایت کی کہ جو شخص اہل بیت سے بغض رکھے وہ منافق ہے۔

(۴)..... حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا

اہل بیت رسول اللہ حُبکم فرض من اللہ فی القرآن النزلۃ۔

اے اہل بیت رسول اللہ آپ کی محبت فرض ہے۔ قرآن پاک اس پر ناطق بلا کلام ہے

اسی لئے یہ فرمایا

وَمِنْ مَّذَهَبِي حُبُّ النَّبِيِّ وَآلِهِ وَلِلنَّاسِ فِيمَا الْعَشَقُونَ مَذَاهِب

ایک حدیث شریف میں یہ بھی ہے کہ

ترکت فیکم الثقلین لن تضلوا ماتمسسکم بہما کتاب اللہ وعترتی۔

تم میں دو بھاری مرتبت چیزیں چھوڑی اگر انہیں قابو رکھو گے تو گمراہ نہ ہو (۱) قرآن (۲) اہل بیت۔

ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ **مَقْلُ آلِی نُوْح**

یعنی میری اہل بیت کی مثال نوح علیہ السلام کے بیڑے کی سی ہے جو سوار ہو گیا پار ہو گیا جو مختلف ہو گیا فی النار ہو گیا

الہست کا ہے بیڑا پارا صاحب رسول ﷺ

نجم ہیں اور ناؤ ہے عترت رسول اللہ کی

بیان مذکورہ بالا سے یہ بات واضح ہو گئی کہ ایک کم عمل سید بالآخر بفضل الہی ہمکنار اسلاف ہوگا۔ سادات کی محبت

فرض ہے مطہر اور مغفور ہیں ان کی نیاز مندی اور وابستگی موجب نجات ہے۔ یہ لوگ اعلیٰ نسب ہیں۔ لہذا ممتاز ہیں، محترم ہیں، نسب نبی پاک ﷺ کے سبب سے یہ شرف صرف انہیں ہے کہ درود و سلام میں شامل ہیں اور روزِ حشر سب جملہ نسب ہائے عام منقطع ہوں گے۔ نسب حبیب اطہر ﷺ غیر منقطع ہوگی۔

کون جنت ان کے قدموں سے طلب کرتا نہیں

ہائے وہ ہد بخت جو ان کا ادب کرتا نہیں

خلاصہ یہ ہے کہ قومیں، قبیلے اور کنبے تفاخر، غرور اور تکبر کے لئے نہیں ہوتے بلکہ باہمی تعارف اور باہمی امتیاز کے لئے ہوتے ہیں، جیسا کہ ارشادِ خداوندی ہے:

وَجَعَلْنَكُمْ سُعُبًا وَ قَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتَقْوَمُ (پارہ ۲۶، سورۃ الحجرات، آیت ۱۳)

ترجمہ: اور تمہیں شاخیں اور قبیلے کیا کہ آپس میں پہچان رکھو بیشک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے۔

اور یہ بھی ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

لَنْ تَنْفَعَكُمْ أَرْحَامُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ (پارہ ۲۸، سورۃ الممتحنہ، آیت ۳)

ترجمہ: ہر گز کام نہ آئیں گے تمہیں تمہارے رشتے اور نہ تمہاری اولاد قیامت کے دن۔

سادات کرام پھر بھی إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ (پارہ ۲۶، سورۃ الحجرات، آیت ۱۰)

ترجمہ: مسلمان مسلمان بھائی ہیں۔

میں داخل ہیں اور

فَاَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ (پارہ ۲۶، سورۃ الحجرات، آیت ۱۰)

ترجمہ: تو اپنے دو بھائیوں میں صلح کرو۔

ان پر بھی نافذ ہے اور

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ (پارہ ۴، سورۃ آل عمران، آیت ۱۱۰)

ترجمہ: تم بہتر ہو ان سب امتوں میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں، بھلائی کا حکم دیتے ہو اور بُرائی سے منع کرتے ہو۔ میں بہر صورت شامل ہیں۔

الْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ (پارہ ۲۷، سورۃ طور، آیت ۲۱)

ترجمہ: ہم نے ان کی اولاد ان سے ملا دی۔

وَاتَّبَعْتَهُمْ ذُرِّيَّتَهُمْ بِإِيمَانٍ (پارہ ۲۷، سورۃ طور، آیت ۲۱)

ترجمہ: اور ان کی اولاد نے ایمان کے ساتھ ان کی پیروی کی۔

بھی پہلے ہے ممتاز اقوام ہونے پر نہ انہیں اترانے کی اجازت ہے اور نہ انہیں اعراض عن الایمان پر الحاق بزرگان کی نوید ہے بلکہ حدِ کفر تک بد عملی پر

إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ (پارہ ۱۲، سورۃ صود، آیت ۳۶)

ترجمہ: (اے نوح) وہ تیرے گھر والوں میں نہیں۔

طمانچہ بھی ہے اور انہیں کوئی مسلمان قابلِ اصلاح سمجھتے ہوئے بعدِ رُأُوچا خاندان اغماص کرنے والا بری الذمہ ہے اور یہ بھی یاد رہے

إِنْ أَكْرَمَكُمُ عِنْدَ اللَّهِ أَنْتَقِمُ (پارہ ۲۶، سورۃ الحجرات، آیت ۱۳)

ترجمہ: بیشک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے۔

جملہ قبائل اور اقوام و انساب تمام بنی نوع آدم کے لئے ہے۔

دعویٰ مہذوبی و حسب نسب

قدر جو ہم میرز و نژد رب

اشرف النسب ہونا اس بات کا مقتضی ہے کہ آدمی احکامات الہیہ سے بے پرواہ ہو جائے اور امر و نہی شریعت سے روگرد اور اسی خاندانی شرافت کے گھمنڈ میں خلافِ سنت امور کا مرتکب ہو اور دوسرے خاندان کو نیچ تصور کرتے ہوئے اپنے بالمقابل کو حق گوئی کا حقدار نہ سمجھے۔ جس سے اقوام عالم میں قومی خاندانی خلیجیں بڑھیں اور عرب جہلا کی طرح غرور فاجرانہ کو ہوا ملے اور ہندو دھرم کی طرح اونچ نیچ کے چکر میں برہمن اچھوت جیسے بحران پیدا ہوں بلکہ نسب کے تصور سے نیکی نیاز مندی میں اضافہ دکھائے۔ کیونکہ فسٹ کلاس لینے والا کرایہ بھی زیادہ ادا کرتا ہے فضل خدا سے اعلیٰ نسب کی سندر کھنے والا عمل زیادہ کرنے کا مستحق ہے تب وہ عند اللہ اور عند الناس اکرم ہے۔

عزت کی محبت قائم ہے اے قیس تیرے اس محل سے
محل جو گیا عزت بھی گئی غیرت بھی گئی لیلا بھی گئی

خاندان سادات کی خصوصیت تکریم و تشریف محض نسبت محبوب دو عالم فخر بنی آدم نور مجسم ﷺ کی وجہ سے ہے نہ کہ قومیت یا قبائل قریشی، ہاشمی، اموی وغیرہ کی وجہ سے ورنہ علاوہ ازیں جملہ کنبے، قبائل، قومیں، خاندان مساوی الدرجہ ہیں، آزر وئے اسلام، جزا و سزا، عتاب، ثواب، جنت و دوزخ، عبادات، مناسکات، قصاص و انصاف سب کے لئے یکساں ہے، کوئی قوم **من حیث القوم** اور کوئی قبیلہ **من حیث القبیلہ** کسی قوم اور کسی قبیلے پر فخر کرنے کا مجاز نہیں جب کہ سب کلمہ گو ہوں۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے

کلکم بنو آدم و آدم من تراب.

اے مسلمانو! تم سب آدم علیہ السلام کی اولاد ہو اور آدم علیہ السلام مٹی سے ہیں اور فرمایا کسی سرخ و سفید کو کسی کالے پر فخر



ایک روایت یہ بھی ہے۔

انسابکم ہذیم لیسٹ بنسبہ علی احد کلکم بنو آدم.

تمہارے حسب و نسب فخر کے لئے نہیں تم سب اولاد آدم علیہ السلام ہو

اسی طرح ایک ارشاد گرامی یہ بھی ہے

لَا يَفْخَرُ أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ (مسلم)

تم میں کوئی کسی پر فخر نہ کرے۔

تو اے کدوک منش خود را آدب کن مسلمان زادگہ ترکِ نسب کن

برنگِ احمر و خون و رگ و پوست اگر ناز و عرب ترکِ عرب کن

یہ تعلق نسبت نسب بھی اس وقت باعث عزت و تکریم ہے جب کہ اتباع سلف بالا ایمان ہو ورنہ کچھ نہیں۔ قارون و کعبان

بلاشبہ ایک اونچے خاندان سے متعلق ہیں۔

إِنَّ قَارُونَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوسَى (پارہ ۲۰، سورۃ القصص، آیت ۷۶)

ترجمہ: بیشک قارون موسیٰ کی قوم سے تھا۔

اور کنعان سیدنا نوح علیہ السلام کا بیٹا ہے مگر رابطہ ایمانی کے کٹ جانے پر نہ قارون صاحب شرف ہے اور نہ کنعان قابل احترام ہے۔

پسر نوح بہ بدان بنشت خاندان بنو تش گم شد

اسلام ذات پات کی بھیانک رواداری کے قلعے کو کل مومن اخوۃ کے نعرہ سے پاش پاش کرتا ہے صلاحیت ایمانی کو نور ایمانی اجاگر ہونے کے مواقع پیش کرتا ہے، شخصی کسب کمال کو خاندانی نسب و مال پر فوقیت دیتا ہے یہی وجہ ہے کسی مدعی اعلیٰ نسل فاسق فاجر کو بزعم خویش اپنے غیر قوم ادنیٰ نسل والے متقی عالم دین پر ارکان دین، امور مذہبیہ پر اسلام نہ فوقیت دیتا ہے اور نہ اجازت سبقت دیتا ہے۔

ایک سید بے عمل خلاف شرع کو حق نہیں پہنچتا کہ ایک عام مسلمان متشرع عالم دین کے آگے مصلیٰ امامت پر پیش قدمی فرمائے۔ ہاں اگر صاحب موصوف خود بھی ہمہ صفت موصوف ہو تو سبحان اللہ ورنہ عند اللہ جو ہر شخصی کے فقدان کی وجہ سے فوقیت نہ ہوگی۔

چون کنعان را طبیعت بے هنر بود پیغمبر زادگی قدرش نیفرود

هنر بیاموز گرداری نہ گنودر گیل از خار و براہیم از آزر

یہ حکمت الہیہ کا کیسا شاندار منظر تھا کہ آقائے اقوام بانی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ابواب رحمت اور طرق برکت جملہ طالبان حق انسانوں کے لئے بلاروک ٹوک کھلے اور فراغ رکھے ہوئے تھے نہ امتیاز نسب تھا اور نہ فرق رنگ، حضرت حسن بصرہ سے، بلال حبش سے، حضرت صہیب روم سے تشریف لائے۔ ان بزرگ ہستیوں کے لئے نہ درہائے مسجد کسی وقت بند ہوئے اور نہ صحن ہائے صوفیاء تنگ ہوئے۔ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کو سقف کعبہ پر کھڑا کر دینا اور جملہ فصحاء حاضرین کا بلا حیل و حجت تسلیم کر لینا تعلیم نبوی ﷺ و اثر صحابہ کا نمونہ تھا۔

نہ افغانیم ونے ترک وتناریم چمن زادییم دیک شاخساریم

تمیز رنگ و بوبر ما حرام است کہ ما پروردئے یک نوبہاریم

بخلاف دیگرے بے دین نفس پرست قوموں کے کہیں گورے کالے کا جھگڑا ہے اور کہیں برہمن اور شوروں کا فرق ہے ایک گرجوں مندروں کے مالک ایک چھو نہیں سکتے۔ ایک مندروں کے دھنی ایک کا داخلہ بند خوشادرس اخوت اسلامی جہاں یہ موجب عناد و فساد کا نظام نہیں۔

تیری سرکار میں پہنچے تو بھی ایک ہوئے

بندۂ و محتاج و غنی ایک ہوئے

انبیاء و اولیاء علی نبینا وعلیہم السلام:

حضرت علامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نسب کا فخر کسی بیوقوف کے ذہن میں سمایا ہوتا ہے ورنہ

ذلک من الانبیاء وکم من الصلحاء الا صفیاء والسادة الا ذکیاء کانت انہم من الآباء فسبحان

من یخلق ما یخلق مما یشاء (الاحتساب)

انبیاء علیہم السلام سے نسبی فخر نہ ہوگا اور نہ صلحاء اور اصفیاء و سادات سے اس لئے کہ ان میں بعض حضرات کی مائیں کنیزیں تھیں۔ جیسے سب کو معلوم ہے کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ کنیز تھیں یعنی سیدہ ہاجرہ رضی اللہ عنہا اور انہی سے ہی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا رشتہ ملتا ہے اس سے بڑھ کر نبی ہاجرہ رضی اللہ عنہا کیلئے کونسا فخر ہوگا اور حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام بن سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کی والدہ ماریہ رضی اللہ عنہا بھی کنیز تھیں۔



طعن علی الانساب

واقعات شاہد ہیں اور تاریخ گواہ ہے کہ علم و عمل اور ہنر ذات پات کو چھپا دیتے ہیں بہت سے کم ذات علم و عمل اور ہنر سے خلق خدا کے اجسام و قلوب پر بادشاہی کرتے ہیں اور بہت سے اعلیٰ خاندان کے افراد علم و عمل اور ہنر سے خالی درد رکھتی بھیک مانگتے دھکے کھاتے پھرتے ہیں لیکن اس کے باوجود نبی پاک ﷺ نے کسی کی ذات اور قومیت پر طعن کرنے سے منع فرمایا ہے بلکہ شرعاً بہت بڑا کبیرہ گناہ ہے بالخصوص اکابر کی نسب پر۔ حضرت علامہ علی قاری رحمۃ اللہ نے فرمایا

ان من اکبر الکبائر لاسیما اذا کان فی انساب الاکابر.

نسب پر طعن کرنا سخت گناہ ہے بالخصوص اکابر (انبیاء و اولیاء و مشائخ) کی انساب پر۔

اس کے بعد ذیل کی احادیث نقل فرمائی ہیں۔

ثلاث من فعل الجاہلیۃ لاید عھن اھل الاسلام استسقاء بالکواکب و طعن فی النسب و النیاحۃ

علی المیت (رواہ البخاری)

تین امور جاہلیت کی یادگار ہیں اہل اسلام انہیں نہیں چھوڑ رہے (۱) ستاروں سے بارش کی طلب (۲) نسب پر طعن (۳) میت پر نوحہ کرنا۔

من الکفر باللہ شق الجيوب والنياحة والطعن فی النسب۔ (رواہ الحاکم فی مستدرک)

تین امور اللہ تعالیٰ سے کفر ہیں (۱) گریبان چاک کرنا (۲) پیٹنا (نوحہ کرنا) (۳) نسب پر طعن کرنا۔

ثلاث عن تزلت فی امتی التفاخر فی الانساب والنياحة والالواء (رواہ ابو یعلیٰ)

تین چیزیں میری امت میں ہمیشہ رہیں گی۔ (۱) انساب میں فخر (۲) مردے پر بیٹن کرنا (۳) قسمت آزمائی پر تیر وغیرہ پھینکنا۔

فخر نسبی کی خرابیاں

حضرت علامہ علی قاری رحمہ اللہ نے فرمایا کہ فخر نسبی سے چند گندے امور اور احوال ناگفتہ مرتب ہوتے ہیں مثلاً

(۱) بعض جہال تو کینروں سے وطنی اسی لئے نہیں کرتے کہ اولاد ہوگی تو عار و ننگ ہوگا اور عوام عار و ننگ کو نار جہنم سے بھی سخت تر سمجھتے ہیں یا انہیں اپنی آزاد عورت کا خطرہ ہوتا ہے کہ بچہ پیدا ہوا تو وہ ناراض ہوگی اور زن مرید کو عورت کی ناراضگی عذابِ عظیم ہے۔

(۲) یا اپنی عورت سے یہ خطرہ ہوگا کہ کنیز کا بچہ پیدا ہو گیا تو وہ (آزاد عورت) اس سے مہر کثیر طلب کرے گی جیسے کہ اس سے معاہدہ کیا ہوگا کہ اگر کنیز سے بچہ پیدا ہوا تو اتنا مہر دوں گا ورنہ اتنا یہ اور دیگر ایسے عوارض جو ان کو شیطان پٹی پڑھاتا ہے اور نفس ان سے شرارت کرتا ہے۔

(۳) بعض ننگ اسلاف کینروں سے اس لئے بھی نکاح کر لیتے ہیں کہ بروقت عورت کو اور اس سے بچہ پیدا ہوا تو انہیں آزاد کر دوں گا اس طرح سے ان کا مال میراث بچ جائے گا وغیرہ وغیرہ۔

انتباہ

جو نالائق اپنے رشتہ داروں کو میراث سے محروم کرنے کا پروگرام بناتا ہے اس کے لئے احادیث میں سخت وعید وارد ہے حضور نبی پاک ﷺ نے فرمایا جو اپنے وارث کو (ناجائز طور پر) میراث سے محروم کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت میں اس کی بہشت کی میراث ختم کر دے گا۔ (ابن ماجہ)

مسئلہ

بہت سے لوگ خواہ مخواہ اپنے ذاتی رنج و غصہ سے مرنے سے پہلے اولاد یا کسی وارث کو محروم کر دیتے ہیں ایسا نہیں کرنا چاہئے ہاں اگر وہ دین حق و مسلک اہلسنت سے منحرف ہو مثلاً مرزائی، رافضی، وہابی، دیوبندی وغیرہ ہو گیا تو پھر ضروری ہے۔

مسئلہ

بعض اپنے کسی عزیز غیر وارث کیلئے وصیت کرتے ہیں اور ورثاء اسے پورا نہیں کرتے یہ بھی گناہ ہے۔

مسئلہ

بعض مرنے سے پہلے کسی غیر وارث رشتہ دار کے لئے کچھ مالیت کا اقرار کرتے ہیں اور وصیت کرتے ہیں کہ اسے ادا کرنا ہوگا ورنہ اسے ادا نہیں کرتے تو یہ کبیرہ گناہ اور قطع رحمی ہے جیسا کہ علامہ علی قاری رحمہ اللہ نے ”احساب“ میں فرمایا پھر قطع رحمی کے متعلق مندرجہ ذیل وعیدیں لکھیں:

**قطع رحمی کی وعیدیں**

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتَقَطَعُوا أَرْحَامَكُمْ (پارہ ۲۶، سورۃ محمد، آیت ۲۲)

ترجمہ: تو کیا تمہارے یہ لٹخن نظر آتے ہیں کہ اگر تمہیں حکومت ملے تو زمین میں فساد پھیلاؤ اور اپنے رشتے کاٹ دو۔

اور فرمایا:

وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ (پارہ ۴، سورۃ النساء، آیت ۱)

ترجمہ: اور اللہ سے ڈرو جس کے نام پر مانگتے ہو اور رشتوں کا لحاظ رکھو۔

احادیث مبارکہ

حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

(الرحم معلقہ بالعرش تقول من وصلنی وصلہ اللہ ومن قطعنی قطعہ اللہ۔ (رواہ مسلم)

رحم عرش سے معلق ہو کر کہتی ہے کہ جس نے میرے سے ملایا اللہ تعالیٰ اسے اپنے ساتھ ملائے گا اور جس نے میرے سے

قطع کیا اسے اللہ تعالیٰ قطع کرے گا۔

(۲) ان اعمال بنی آدم تعرض علی اللہ عشیتہ کل خمیس لیلۃ الجمعة فلا یقبل عمل قاطع رحم
(رواہ احمد و ابویعلیٰ)

بنی آدم کے اعمال ہر ہفتہ میں جمعہ کی شب کو اللہ تعالیٰ کے ہاں پیش ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ قطع رحم والے کے اعمال کو قبول نہیں فرماتا۔

(۳) عن ابی اوفی مرفوعا ان الملائکۃ لا تنزل علی قوم فیہم قاطع رحم. (رواہ الطبرانی فی الاوسط)

فرشتے اس قوم پر نازل نہیں ہوتے جن میں قطع رحم کرنے والا ہو۔

(۴) عن انس اثنان لا ینظر اللہ الیہا یوم القیمۃ قاطع الرحم و جار السوء. (رواہ الدیلمی)
اللہ تعالیٰ قیامت میں دو شخصوں کو نہیں دیکھے گا (۱) قطع رحم کرنے والا (۲) برا ہمسایہ

فائدہ

فرمایا یہاں بقدر ضرورت چند روایات لکھی گئی ہیں کیونکہ سمجھدار کے لئے تو ایک حدیث بھی کافی ہے آخر میں فرمایا کہ
اعلم ان مجرد النسب بدون کسب الخسب وتعلم العلم والادب غیر معتبر فی المذهب
المہذب.

جان لو کہ محض نسب کسب ہنر کے بغیر علم و عمل ادب کے بغیر مذہب اسلام میں غیر معتبر ہے۔

ایک گند امراض

حضرت علامہ علی قاری رحمہ اللہ الباری فرماتے ہیں کہ :

وقد يتبلى كثير من الخلق لهذا السبب فبنوا عليه الاعتبار وتكبروا في مجالس الافتخار حتى انجر الامر الى ان الحامة اخذوا اولاد المشائخ في مقام المشيخة والارث ولو كانوا في غاية من الجهل ونهاية الفساد كما هو مشهور في سائر البلاد. (احتساب)

بہت سے لوگ نسب کی وجہ سے بیماری میں مبتلا ہیں بس نسب کو معتبر سمجھتے ہیں اور محافل میں سب پر اتراتے تکبر کرتے ہیں اولیاء کی اولاد کو بزرگی کے مصلیٰ و مسند پر بٹھاتے ہیں اگرچہ وہ پرلے درجے کے جاہل ہوں یہ ان کی انتہائی جہالت

اور فساد کی جڑ ہے۔

اس سے بڑھ کر فرمایا

واغرب من هذا ان بعض الامراء واتباعهم من الجهلاء يعظمون اولاد المشائخ الكبراء على ذرية سيد الانبياء وعلى المحققين من الصلحاء الاصفياء والمدققين من العلماء الاذكياء وهم بانفسهم مع صغرهم وجهلهم لا يابون عن تقديمهم على معلمهم ومؤدبهم لما فيهم من كثرة حماقة وقلت الحياء.

اس سے بڑھ کر عجیب تر یہ امر ہے کہ بہت سے امراء اور ان کے جاہل یا دوست پیروں کی اولاد کو سادات اولاد نبی علیہ السلام اور علماء صلحاء پر ترجیح دیتے ہیں باوجودیکہ ان کے پیروں کی اولاد عمر میں چھوٹے اور علم سے قاصر پر لے درجے کے جاہل ہوتی ہے بلکہ وہ اس سے بھی نہیں چوکتے کہ ان جاہل پیروں کو ان کے اساتذہ و مربیوں پر بھی مقدم رکھتے ہیں یہ ان کی کثرت حماقت و قلت حياء کی نشانی ہے۔

اویسی کی گذارش

وہ دور تو پھر بھی بھلا (اچھا) تھا جسے صدیاں گزریں اب اس سے اور ابتر حال ہے کہ کوئی بھی معمولی تعلق سے کسی کا گدی نشین ہو جائے وہ علماء کرام کی عزت و احترام تو بجائے مانند ان کی توہین و تحقیر نہیں چھوڑتا۔ بلکہ بعض جاہل پیروں اور پیروں کا تو مشن یہی ہے کہ علماء و صلحاء کی بے توقیری و ابانت کی جائے اور مریدین کو تلقین فرماتے رہتے ہیں کہ ان ملاؤں سے دور رہو ساتھ ہی یہ پٹی پڑھاتے ہیں کہ یہ مولوی طریقت و معرفت کو کیا جانیں اور جہاں مریدین کو ذہن نشین کراتے ہیں کہ طریقت و معرفت اور شے ہے اور شریعت شے دیگر۔ یہ ان کی اپنی جہالت و حماقت پر پردہ ڈالنے کی تدبیر ہے ورنہ اسلام اس کے برعکس درس دیتا ہے فقیر چند دلائل عرض کرتا ہے اگر کسی صاحب کو اسلام کا دروہے تو عمل کر دکھلائے (۱) حضرت علامہ علی قاری رحمہ اللہ اپنے دور کے جاہل پیروں کی مذمت کر کے لکھتے ہیں کہ

وقد ورد اذا اراد الله بقوم خيراً ففهم في الدين ووقر صغيرهم وكبيرهم واذا اراد الله لهم غير ذلك تركهم مهملين. (رواه دارقطني في الافراد عن انس)

حدیث میں ہے کہ جب اللہ کسی قوم کی بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو انہیں دین کی سمجھ بوجھ عطا فرماتا ہے اور ان کے چھوٹے بڑوں کو عزت بخشتا ہے اگر اس کے برعکس ارادہ فرماتا ہے تو انہیں بیکار چھوڑ دیتا ہے۔

(۲) یہی علامہ علی قاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ

ومما يدل على بطلان اصطلاحهم الفاسد وعرفهم الكاسدان الصحابة اجمعو اعلى تقديم الصديق على علي والحسين مع علونسبهم وتقديم العلي على العباس كونه نسبي بنى هاشم واقربهم (الاحتساب)

اور ان کی اس باطل اصطلاح اور ان کے بیکار عرف کی دلیل یہ ہے کہ صحابہ کرام نے حضرت صدیق کو حضرت علی پر اولیت دی یونہی حسین کریمین رضی اللہ عنہما پر بھی باوجودیکہ ان کا نسب عالی ہے یونہی حضرت علی کو حضرت عباس پر حالانکہ حضرت عباس نسب میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے زیادہ قریب ہیں۔

یعنی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ رشتہ داری میں بہ نسبت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے نبی پاک ﷺ کے قریب ترین بلکہ حسین کریمین رضی اللہ عنہما تو جگر گوشہ رسول ﷺ ہیں لیکن صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ان سے افضل ہیں تو ثابت ہوا کہ وجہ فضیلت تقویٰ ہے نہ کہ نسب و حسب یونہی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے افضل ہیں باوجودیکہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چچا ہیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ چچا زاد۔

فائدہ

جو لوگ اپنے باپ دادوں کے اچھے پن پر فخر کرتے ہیں اور اپنی شرافت لوگوں پر جتاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم بڑے خاندانی ہیں اور ہمارے بڑے ایسے تھے اور ایسے مگر حقیقت میں یہ ایک وہم و خیال ہے۔ چنانچہ حدیث میں آیا ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ يَفْخَرُونَ بِآبَائِهِمُ الَّذِينَ مَاتُوا أَلَمَاءَهُمْ فَحَمُّ جَهَنَّمَ أَوْ لَا يَكُونَنَّ أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنَ الْجَعْلِ الَّذِي هَدِيدُهُ الْخَيْرُ وَيَا أَيُّهَا النَّاسُ أَذْهَبَ عَنْكُمْ صِيَةُ الْجَاهِلِيَّةِ وَفَخَرٌ بِالْأَبَاءِ أَلَمَاهُمْ مَوْمِنٌ تَقَى وَفَاجِرٌ شَقِيٌّ النَّاسُ بَنُو آدَمَ خَلَقَ مِنَ التُّرَابِ. (رواه الترمذی)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا چاہیے کہ بازر ہیں لوگ جو فخر کرتے ہیں اپنے آباؤ اجداد پر جب کہ وہ مر گئے اب وہ جہنم کے کونکے ہیں ان کی عزت اللہ تعالیٰ کے ہاں گندے کیڑے سے بھی کم ہے ان کی خیر و بھلائی ملیا میٹ ہو گئی اے بندگان خدا اللہ تعالیٰ نے تمہارے سے جاہلیت کی علامت ختم کر ڈالی اور قابل فخر وہ مومن متقی ہے

اور فاجر لوگوں میں بد بخت آدمی ہے کیونکہ ہم سب بنی آدم ہیں اور آدم علیہ السلام مٹی سے پیدا کئے گئے۔

فائدہ

اس سے ثابت ہوا کہ فخر کرنا باپ دادا پر نشانی ہے جہنم کی اور فخر کرنے والا اہل اسلام کے نزدیک ذلیل ہے جیسا کہ گند کا کیرا۔

انتباہ

حدیث شریف میں زمانہ جاہلیت کے لوگوں کے لئے بطور نصیحت و عبرت کے فرمایا ہے ورنہ یہ عام ہے کیونکہ الحمد للہ انبیاء علیہم السلام کے علاوہ اولیائے کرام بلکہ بعض اہل ایمان عوام کے اجسام کو بھی مٹی نہیں کھاتی۔ عرصہ دراز کے بعد قبور میں بعض عام مسلمان کے اجسام بھی محفوظ پائے گئے۔ تفصیل دیکھئے فقیر کی تصنیف ”اخبار القبور“ آخر میں نتیجہ کے طور پر علامہ علی قاری رحمہ اللہ نے لکھا



فالمدار علی العلم والتقویٰ لا علی مجرد النسب المعتبر وان العقبی رزقنا اللہ حسن الخاتمة والمرتبة ہو خیر وابقی۔

فضیلت اور بزرگی کا دار و مدار علم و تقویٰ پر ہے نہ کہ اعلیٰ نسب پر اللہ ہمیں اچھا خاتمہ اور بلند مرتبہ عطا فرمائے وہی بہتر اور باقی رہنے والا ہے۔

سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا

الناس من جهة التمثال اكفاء. ابوهم آدم والام حواء نفس كنفس وارواح شاکلة واعظم خلقت فيه واعضاء فان لم یکن لهم من اصله حسب یفاخر ون به الطین والماء ما الفضل الا لاهل العلم انهم. علی الهدی لمن استهدی ادلاء وقدر کل امر فی یحسنه. والرجال علی الاعمال سماء وضد کل امرأ ما کان یجهله. والجاهلون لاهل العلم اعداء وانما امهات الناس او غنیة. مسودة وللانساب آباء لاتهقرن امرأ خرا یكون ام عبد. ام من الروم او عجماء سوداء.

لوگ ظاہر کے اعتبار سے برابر ہیں۔ کیونکہ ان کا باپ آدم علیہ السلام اور ماں بی بی حوا رضی اللہ عنہما ہے۔ ہر ایک نفس ایک جیسا اور ان کی روح ہم شکل ہیں ہر ایک جسم میں ہڈیاں اور اعضاء پیدا کئے گئے ہیں۔ اگر ان میں کوئی صلاحیت نہیں تو پھر گارے پر فخر کرتے ہیں فضیلت صرف اہل علم کی ہے یعنی علماء با عمل ہی فضیلت کے حقدار ہیں کیونکہ وہی ہدایت پر ہیں

اور جو ہدایت کا طلبگار ہے اسے وہ راہ ہدایت دکھاتے ہیں انسان کا ہنر ہی اسے حسین بنانا ہے اور لوگ حسن اعمال کی وجہ سے نشان پاتے ہیں علم کی ضد جہل ہے جو انسان کو اندھیرے میں رکھتا ہے اور قاعدہ ہے کہ جہلاء ہی علماء کے دشمن ہیں لوگوں کی مائیں ہی ان کی حفاظت گاہ ہیں اور نسب باپ کی طرف شمار ہوتی ہے۔ کسی کی تحقیر نہ کرو وہ آزاد ہو یا غلام وہ رومی (گورا) ہو یا عجمی (کالا)

انتباہ

کتب اسلامیہ میں بھی ہے اور فقیر کا تجربہ ہے کہ کسی عیب والے کو دیکھ کر اس کی تحقیر سے اسی عیب میں مبتلا ہو جانے کا خطرہ ہے وہ عیب جسمانی ہو یا عملی یا کردار۔

اویسی غفرلہ کی کھانی

فقیر بچپن میں آنکھ کے مرض میں مبتلا تھا یعنی ہر وقت آنکھوں سے زرد پانی اترتا رہتا تھا ایک زمیندار نے دیکھ کر کہا یہ بچہ کیسا ہے یعنی فقیر کے عیب سے متنفر ہو کر کچھ کا کچھ کہتا رہا اس کو یوں سزا ملی کہ اس کا بیٹا پیدا ہوا جو نہی وہ فقیر کی اسی عمر میں پہنچا تو آنکھوں کی اسی بیماری میں مبتلا ہو گیا اس کی بیٹائی بھی چلی گئی اور آنکھوں کے ڈھیلے ایسے ڈراؤنے ہو گئے کہ اسے دیکھنے سے خوف محسوس ہوتا اور وہ آخری عمر تک یوں ہی رہا۔

فائدہ

عیب اور بیماری والے کو دیکھ کر یہ دعا پڑھیں

الحمد لله الذي عافاني مما ابتلاه وفضلني على كثير ممن خلق تفضيلاً

(ترمذی شریف جلد ۵، صفحہ ۳۷۳، راوی حضرت عمر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما، ابن ماجہ جلد ۴، صفحہ ۲۹۵، راوی عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ۔ مطبوعہ بیروت)

حدیث شریف میں ہے کہ اس دعا کی برکت سے اس عیب اور بیماری سے حفاظت ہوگی۔ فقیر اویسی غفرلہ نے اسے آزمایا ہے اور امام احمد رضا محدث بریلوی رحمہ اللہ نے تو بار بار آزمایا۔ جیسا کہ آپ کے ملفوظات میں ہے: اسی طرح کے محمود بن وراق کے اشعار بھی ہیں۔

وكان في الاصل نطفة بذرة

عجبت من معجب بصورة

يعير في اللحد جيفة قذرة

وقد غدا بعد حسن صورته

وہو علی مکرہ ونخولہ مابین ثوبیہ یحمل العذرة

میں اس کی عجیب صورت پر تعجب کرتا ہوں کہ یہ دراصل نطقہ ہے پھر یہ باوجود حسین صورت کے قبر میں بدبودار مردار ہو جائے گا یہ دھوکہ اور غرور میں ہے حالانکہ یہ تو گندگی کا ٹوکرا دو کپڑوں کے اندر چھپا کر اٹھائے پھر رہا ہے۔

اور حضرت شیخ علاؤ الدولہ سمنانی رحمہ اللہ نے ایک رباعی لکھی ہے۔

اے دل تودمے مطیع سبحان نشدی کاریکہ تر اسنرد بسامان نشدی

درویش نشدی شیخ نشدی دانشمند این جملہ نشدی ولے مسلمان نشدی

کسی نے اس کا اردو منظوم ترجمہ کیا ہے۔

دم بھر نہ رہا تابع اے دل تو خدا کا جس کام میں سامان ہو تیرا نہ بتایا

درویش ہوا پیر ہوا عالم و عاقل یہ سب ہوا لیکن تو مسلمان نہ ہوا

علامہ اقبال مرحوم نے کیا خوب فرمایا ہے۔

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی

یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ ٹوڑی ہے نہ ناری ہے

بہر حال ذات و صفات پر فخر کرنا سخت گناہ ہے بلکہ حدیث میں وارد ہے کہ وہ کوئلہ جہنم کا ہے باوجود اس کے پھر جو کوئی کہے کہ ہم سید ہیں یا شیخ یا مغل یا پٹھان ہیں اور دوسرے پیشہ والوں کو حقارت کی آنکھ سے دیکھے وہ شیطان جہنمی ہے۔ صریح مخالفت قرآن کی کرتا ہے کیونکہ قرآن ناطق ہے کہ شرافت منحصر ہے ایمان اور تقویٰ میں کسی قوم کی تخصیص نہیں کہ متقی کسی قوم کا ہو۔ ہاں نسب نبوی اور نسب اولیاء میں اخروی فائدہ بھی ہے دنیوی بھی۔

اس پچھلے قول سے وہابی دیوبندی فرقہ کو انکار ہے۔

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت شاہ احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ نے ایک رسالہ لکھا جس کا موضوع بھی یہی ہے کہ..... شرافت نسب کا لحاظ صرف مسائل کفایت میں ہے اور شرافت نسب پر تکبر کرنا اور دوسروں کو ذلیل جاننا حرام ہے۔ اس کا تاریخی نام ہے

إِزَاءَةُ الْأَدَبِ لِفَاضِلِ النَّسَبِ

یعنی اعلیٰ نسب پر فخر کرنے والوں کو ادب کا راستہ دکھانا۔

رسالہ کے ابتداء میں فارسی زبان میں کسی صاحب نے وہابی مذہب کے مطابق:

وَجَعَلْنَكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاهُ (پارہ ۲۶، سورۃ الحجرات، آیت ۱۳)

ترجمہ: اور تمہیں شاخیں اور قبیلے کیا کہ آپس میں پہچان رکھو بیشک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے۔

اور حضور نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ

من البطاعملہ لم یسرع نسبہ.

جس نے عمل میں کوتاہی کی اسے نسب کام نہ آئیگا۔

اور فرمایا

اعملی یا فاطمہ ولا تقولی انی بنت الرسول ﷺ.

نبی کریم ﷺ نے زوردار آواز سے فرمایا اے فاطمہ نیک عمل کر یہ نہ کہہ کہ میں رسول اللہ ﷺ کی بیٹی ہوں

یہ ارشاد تعلیم امت کے طور تھا۔ اس پر اعتراض از وہابیہ اور جواب اویسی غفرلہ آگے آئے گا۔ (انشاء اللہ)

اللہ! بہت سے جہلاء انبیاء و مرسلین اور بزرگان دین اور اسلاف صالحین کے حالات سے بے خبری کی وجہ سے نسب پر فخر و ناز کرتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک شرافت نسب کچھ نہیں پرکھ کے برابر بھی نہیں اس کے ہاں اس کی کوئی قدر نہیں۔ لیکن نبوی نسب مستثنیٰ ہے اور قیامت میں اولیاء و صلحاء کا نسب۔

شرافت علمی

اللہ کے ہاں شرافت و بزرگی ہے تو علم کی وجہ سے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

يَرْفَعُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ (پارہ ۲۸، سورۃ المجادلہ، آیت ۱۱)

ترجمہ: اللہ تمہارے ایمان والوں کے اور ان کے جن کو علم دیا گیا درجے بلند فرمائے گا۔

اور فرمایا:

إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ (پارہ ۳۲، سورۃ فاطر، آیت ۲۸)

ترجمہ: اللہ سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔

حضور نبی پاک ﷺ نے فرمایا

علماء ورثة الانبياء وان فضل العالم على العابد كفضل على اداكم .

علماء انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں اور بیشک عالم دین کی عابد پر ایسی فضیلت ہے جیسے میری فضیلت تمہارے ادنیٰ پر بلکہ علمی فضیلت نسب کی فضیلت سے بلند تر ہے۔

فقہ اسلامی کا فیصلہ

فقہ کی کتابوں میں ہے

لان شرف العلم فوق النسب والمال كما جزم به البزازی وارتضاه الكمال وغيره .

کیونکہ علمی شرافت شرف نسب اور مال سے زیادہ اور بلند ہے جیسا کہ بزازی نے اس پر جزم کیا اور کمال و دیگر علماء

نے اسے پسند فرمایا۔

مسئلہ

اگر کسی عالم دین کو اس کی نسب سے تحقیر اور طعنہ دیتے ہوئے اسے نسب پر عار دلائے تو وہ کفر کے دائرہ میں داخل ہے

تقریر امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہ:

کسی مسلمان بلکہ کافر ذمی کو بھی بلا حاجت شرعیہ ایسے لفظ سے پکارنا یا تعبیر کرنا جس سے اُس کی دل شکنی ہو اُسے ایذا پہنچے شرعاً ناجائز و حرام ہے اگرچہ بات فی نفسہ سچی ہو۔

فان كل حق صدق وليس كل صدق حقا ابن السني .

مدار نجات

تحقیق مقام و مقال بکمال اجمال یہ ہے کہ مدار نجات تقویٰ پر ہے نہ کہ نسب پر محض نسب کو موجب بزرگی سمجھنا غلط ہے لہذا محض تقویٰ بس ہے اگرچہ شرف نسب ہو اور تکمیل علوم رسمہ نہ ہو اور مجرد شاہ صاحب کہلانا کافی نہیں جب کہ تقویٰ بالکل نہ ہو تو دوزخ کی آگ بہ نسبت بت پرستوں کے بے عمل علماء کو زیادہ جلد لپیٹ میں لے گی۔

ازالۃ وہم

اس سے یہ سمجھنا کہ فضل نسب شرعاً محض باطل یا بالکل بیکار یا شرافت و سیادت نہ دنیاوی احکام شرعیہ میں وجہ امتیاز نہ آخرت میں اصلاً نافع و باعث اعزاز۔ حاشا و کلا ایسا نہیں بلکہ شرع مطہرہ نے متعدد احکام میں فرق نسب کو معتبر رکھا ہے

اور سلسلہ طاہرہ ذریت عاطرہ میں انسلاک و انتساب ضرور آخرت میں بھی نفع دینے والا ہے۔ کتاب نکاح میں سارا باب کفایت تو خاص اسی اعتبار تفرقہ و امتیاز پر مبنی ہے۔ سید زادی اگر کسی مغل پٹھان یا شیخ انصاری سے بے رضائے ولی نکاح کر لے گی نکاح ہی نہ ہوگا جب تک بسبب فضل علم دین مکافات ہو کر کفایت نہ ہوگئی ہو یونہی اگر غیر **آب و جد** بشرائط معلومہ نابالغہ کا ایسا نکاح کر دیں وہ بھی باطل و مردود محض ہے اسی طرح اگر مغلائی پٹھانی نابالغہ کسی جو لہے یا ڈھنے سے نکاح کر لے یا ولی غیر ملزم نابالغہ کا نکاح کر دے یہ سب باطل و نامنعقد ہیں۔

امامت صغریٰ و کبریٰ

امامت صغریٰ کی ترتیب میں شرف نسب بھی وجہ ترجیح ہے۔ **تویر الابصار** میں ہے

الاحق بالامامة الاعلم لی قوله ثم الاشرف نسبا ثم الانظف ثوبا .

در مختار میں ہے۔

الاشرف نسبا ثم الاحسن صوتا الخ .

اور امامت کبریٰ میں تو شرع مطہرہ نے اس درجہ لحاظ نسب فرمایا کہ اُسے صرف قریش کے ساتھ مخصوص فرما دیا غیر قریشی اگرچہ عالم اجل ہو امام و خلیفہ نہیں ہو سکتا رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں

الانمة من قریش

تمام خلفاء قریشی ہوں گے۔

فائدہ

یہ شرافت تو ہے ہی کہ جس کی وجہ سے نسب کا فائدہ ہوا۔ اس پر اعلیٰ حضرت قدس سرہ متعدد احادیث نقل فرماتے ہیں وہ آگے آرہی ہیں۔

نوٹ : یاد رہے کہ شریف قومیں بحیثیت مجموعی دیگر اقوام سے حیا، حمیت، تہذیب، مروت، سخا، شجاعت، سیر چشمی، فتوت، حوصلہ، ہمت، صفائے قریحت وغیرہا بکثرت اخلاق حمیدہ موہوبہ و مکسوبہ میں زائد ہوتی ہیں اور سب کا آدم و حوا علیہما السلام ایک ماں باپ سے ہونا جس طرح تفاوت افراد کا نافی نہیں ایک آدمی لاکھ کے برابر ہوتا ہے

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں

ليس شيء خيرا من الف مثله الا لانسان . (الطبرانی فی الكبير)

یونہی تفاوت اصناف و اقوام کا منافی نہیں قریش کی جرأت شجاعت سماعت فتوت قوت شہامت اسلام و جاہلیت دونوں میں شہرہ آفاق رہی ہے اور ان میں بالخصوص بنی ہاشم یوں ہی جاہلیت میں بنی ہاہلہ خست و ناءت سے معروف تھے یہاں تک کہ کسی شاعر نے کہا۔

ولا ينفع الاصل من بنی هاشم اذا كانت النفس من باهله

اذا قيل للكلب يا باهلی عوی الكلب من شؤم هذا النسب

اگر طبیعت قبیلہ ہاہلہ سے ہے تو اس کی اصل بنو ہاشم سے نفع نہ دے گی۔ اگر کسی کتے کو کہا جائے اے باہلی تو وہ اس منحوس نسب کی طرف منسوب ہونے کی وجہ سے فریاد کرے گا کہ مجھے باہلی کیوں کہا گیا۔

فائدہ

باہلی قبیلہ کے لوگ گندگی خور تھے اگرچہ وہ عربی تھے لیکن عرب نے ہی ان کی اس گندی عادت کی وجہ سے انہیں شرافت سے نکال کر ذلیل قوم مشہور کر دیا۔

اعلیٰ قوم کا مرتبہ

اعلیٰ نسب کے لوگ علی الاطلاق دنیا میں نمایاں ہوتے ہیں۔ دنیاوی و دینی دونوں کی سلطنتیں یعنی سلطنت ملک و سلطنت علم ہمیشہ شریف ہی اقوام میں رہی دوسری قوموں کا اس میں حصہ معدوم یا کالمعدوم عجم میں جو شریف قومیں تھیں اور ہیں خصوصاً اہل فارس۔ حدیث میں ہے

خير العجم الفارس .

تو بمصداق صحیح حدیث

لو كان العلم معلقا بالثريا لينا له رجل من اهل الفارس .

علم اگر ثریا پر (کہ آٹھویں آسمان کے ستاروں سے ہے) آویزاں ہوتا تو ایک مرد فارسی وہاں سے بھی لے آتا۔

اصل الحدیث فی الصحیحین عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ و لفظ مسلم لو كان الايمان عند الثريا لذهب به رجل من ابناء فارس حتى يتناوله اعني امام الاثمه مالک الازمه کاشف الغمه

سراج الامہ

سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فارسی ہونا کیا مضر خصوصاً اولاد کسریٰ کہ فارس کی اعلیٰ نسل شمار ہوتی ہے جو ہزار ہا سال صاحب تاج و تخت رہی اور اُن کی مجوسیت شریف قوم گئے جانے کے منافی نہیں جیسے قریش کے زمانہ جاہلیت میں بُت پرست تھے اور بلاشبہ وہ تمام جہان کی اقوام سے افضل قوم ہے انہیں فارسیوں میں امام بخاری بھی ہیں رحمۃ اللہ علیہ یونہی خراسانی کہ وہ بھی فارسی ہیں بلکہ تیسیر میں زیر حدیث **لو کان الایمان عند الثریا لکانا ولہ رجال من فارس** ہے۔

قیل اراد بفارس هنا اہل خراسان اور نسبت بلاد مثل خراسان و بلخ و مرو و ستر کا ذکر خارج از بحث ہے شرافت نام کسی شہر کی سکونت پر نہیں نہ بعض اکابر کا کوئی پیشہ کرنا اُس کے جواز سے زائد پر دلیل نہ نادر پر حکم فرق ہے اس میں کہ فلاں امام نے نساجی کی اور فلاں نساج کہ قوم نساجین سے تھا امام ہو گیا تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام نے بکریاں پچرائیں اور کوئی نہیں کہہ سکتا کہ فلاں گذریا نبی ہو گیا اور سو بات کی ایک بات وہ ہے جس کی طرف ہم نے صدر کلام میں اشارہ کیا کہ موازنہ بحیثیت مجموعی ہے نہ فرداً فرداً اور حکم کے لئے غالب بلکہ اغلب کافی اور شک نہیں کہ یوں اخلاق فاضلہ میں شریف قوموں کا حصہ غالب ہے اور احادیث کثیرہ اس پر ناطق متعدد احادیث گواہ۔ جنہیں اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے دوم العیش اور راء الادب میں جمع فرمائی ہیں۔

فضائل قوم قریش

جن ذہنوں میں یہ سایا ہوا ہے کہ آخرت میں حسب و نسب کا کوئی فائدہ نہیں وہ وہابی ذہن ہیں ورنہ احادیث کثیرہ سے ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا حسب و نسب آخرت میں فائدہ دے گا وہابی اپنے مطلب کی حدیث فاطمہ رضی اللہ عنہا پڑھ دیتے ہیں جو کہ مؤول ہے فقیر درجنوں احادیث اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کے فیض سے درج کرتا ہے۔

احادیث مبارکہ

مانا کہ اخلاق فاضلہ باعث اعمال صالحہ ہیں اور وہ باعث نفع آخرت ہیں اور خصوصی اعمال کے اجر و ثواب میں بیشمار روایات موجود ہیں لیکن نسب رسول اللہ ﷺ کے نفع رسانی کی روایات میں بھی کوئی کمی نہیں۔ چند روایات حاضر ہیں۔

(۱) حضور نبی پاک ﷺ نے فرمایا

قریش علی مقدمۃ الناس یوم القیمة ولولا ان تبسط قریش لاخبر تھا بما لمحسنها من الثواب .
عند اللہ قریش روز قیامت سب لوگوں سے آگے ہونگے اور اکثر قریش کے اتر جانے کا خیال نہ ہوتا تو میں انہیں بتا دیتا
کہ ان کے نیک کے لیے اللہ کے یہاں کیا ثواب ہے۔ (رواہ ابن عدی عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ)
(۲) فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم

ان لواء الحمد یوم القیمة بیدی وان اقرب الخلق لوائی یومئذ العرب .
بیشک روز قیامت لواء الحمد میرے ہاتھ میں ہوگا اور بیشک اُس دن تمام مخلوق میں میرے نشان سے زیادہ قریب عرب
ہونگے۔ (رواہ الامام الترمذی الحکیم والطبرانی فی الکبیر)
(۳) رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

من اشفع له یوم القیمة من امتی اهل بیتی ثم الاقرب فالاقرب الی قریش الی قریش ثم الانصار ثم
من آمن بی واتبعنی من الیمن ثم من مغائر العرب ثم الاغاجم ومن اشفع له اولی الفضل .
روز قیامت میں سب سے پہلے اپنے اہل بیت کی شفاعت قرآن میں لکھی ہے کہ قریش کے بعد انصار
انصار پھر وہ اہل یمن جو کہ مجھ پر ایمان لائے اور میری پیروی کی پھر باقی عرب پھر اہل عجم اور میں جس کی شفاعت پہلے
کروں گا وہ افضل ہے۔ (رواہ الطبرانی فی الکبیر)
(۴) نبی پاک ﷺ فرماتے ہیں کہ

لوانی اخذت بحلقة باب الجنة تابذات الایکم یا بنی ہاشم .
میں دروازہ بہشت کی زنجیر ہاتھ میں لوں تو اے بنی ہاشم پہلے تمہیں سے شروع کروں۔ (رواہ الخطیب عن انس بن
مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

(۵) فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم

اترون انی اذا تعلقت بحلق ابواب الجنة اوثر علی بن عبدالمطلب احدا .
کیا یہ خیال کرتے ہو کہ جب میں درہائے جنت کی زنجیر ہاتھ میں لوں گا اُس وقت اولاد عبدالمطلب پر کسی اور کو ترجیح نہ دوں گا
۔ (رواہ ابن النجار عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما)

(۶) فرماتے ہیں نبی پاک ﷺ:

كل سبب ونسب منقطع يوم القيمة الانسبى ونسبى .

ہر علاقہ اور رشتہ روز قیامت قطع ہو جائے گا مگر میرا علاقہ اور رشتہ۔ (رواہ البزار والطبرانی فی الکبیر والحاکم)

(۷) عن امير المؤمنين عمر والطبرانی عن ابن عباس وعن المسور بن مخرمة رضى الله تعالى عنهم وهو عند احمد والحاكم والبيهقى عن المسور فى حديث اوله فاطمة بضعة منى .

(۸) فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :

كل نسب وصهر ينقطع يوم القيمة الانسبى ومهرى

ٹوپی اور پانچ کے سب رشتے قیامت میں منقطع ہو جائیں گے مگر میرے رشتے۔

رواہ ابن عساکر عن عبد اللہ بن امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ایک روایت میں یوں ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے لوگوں کو جمع کیا اور منبر پر تشریف لے گئے اور فرمایا

(۹) ما بال اقوام يزعمون ان قرابتى لاتنفع كل سبب ونسب ينقطع الانسبى وسببى فانها موصولة فى الدنيا والآخرة .

کیا حال ہے اُن لوگوں کا کہ زعم کرتے ہیں کہ میری قرابت نفع نہ دے گی ہر علاقہ و رشتہ قیامت میں منقطع ہو جائے گا مگر میرا رشتہ و علاقہ کہ دنیا و آخرت میں جڑا ہوا ہے۔ (رواہ البزار)

(۱۰) حضور اقدس ﷺ نے برسر منبر فرمایا: ما بال رجال يقولون ان رحم رسول الله ﷺ لاتنفع قوم يوم القيمة والله ان رحمى موصولة فى الدنيا والآخرة .

کیا خیال ہے اُن شخصوں کا کہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ کی قرابت روز قیامت اُن کی قوم کو نفع نہ دے گی خدا کی قسم میری قرابت دنیا و آخرت میں پیوستہ ہے۔ (رواہ الحاکم عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

(۱۱) فرماتے ہیں نبی پاک ﷺ الشہید یشفع فی سبعین من اہل بیتہ .

شہید کی شفاعت اُس کے ستر اقارب کے بارے میں قبول ہوگی۔

(رواہ ابو داؤد ابن حبان فی صحیحہ ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

(۱۲) فرماتے ہیں نبی پاک ﷺ

الشہید یغفر له فی اول دفعة من دمه ویتزوج حوران ویشفع فی سبعین من اهل بیتہ.

شہید کے بدن سے پہلی بار جو خون نکلتا ہے اُس کی مغفرت فرمادی جاتی ہے اور روح نکلتے ہی دو حوریں اُس کی خدمت کو آجاتی ہیں اور اپنے گھر والوں سے ستر اشخاص کی شفاعت کا اُسے اختیار دیا جاتا ہے۔

(رواہ الطبرانی فی الاوسط بسند حسن عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

(۱۳) فرماتے ہیں نبی پاک ﷺ

ان الشہید عند اللہ سبع خصال (الی ان قال) ویشفع سبعین انسانا من اقاربہ .

بیشک شہید کے لئے اللہ تعالیٰ کے یہاں سات کرامتیں ہیں ہفتم یہ کہ اُس کے اقربا سے ستر شخصوں کے حق میں اُسے شفیع بنایا جائے گا۔ (رواہ احمد بسند حسن والطبرانی فی الکبیر عمادۃ بن الصامت والترمذی وصحہ وابن ماجہ عن المقدم بن

معدیکرب رضی اللہ تعالیٰ عنہما)

(۱۴) فرماتے ہیں نبی پاک ﷺ

یصف الناس يوم القيامة صفو فافيمر الرجل من اهل النار على رجل من اهل الجنة فيقول يا فلان

اماتذکر يوم استسقيت فسقيتك شربة فيشفع له ويمر الرجل على الرجل فيقول اماتذکر يوم

ناولتك طهورا فيشفع له فيقول يا اماتذکر يوم بعثني في حاجه کذا فذهبت لك فيشفع له .

لوگ روز قیامت پرے باندھے ہونگے ایک دوزخی ایک جنتی پر گزرے گا اُس سے کہے گا کیا آپ کو یاد نہیں آپ نے

ایک دن مجھ سے پانی پینے کو مانگا میں نے پلایا تھا اتنی بات پر وہ جنتی اُس دوزخی کی شفاعت کرے گا۔ ایک دوسرے

پر گزریگا کہے گا آپ کو یاد نہیں کہ ایک دن میں نے آپ کو وضو کا پانی دیا تھا اتنے ہی پر وہ اس کا شفیع ہو جائے گا ایک کہے گا

آپ کو یاد نہیں ایک دن آپ نے مجھے فلاں کام کو بھیجا میں چلا گیا تھا اسی قدر پر یہ اس کی شفاعت کرے گا۔ (رواہ ابن

ماجہ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

(۱۵) روایت میں ہے کہ کوئی جنتی جھانک کر دوزخی کو دیکھے گا ایک دوزخی اُس سے کہے گا آپ مجھے نہیں پہچانتے وہ کہے گا

واللہ میں تو تجھے نہیں پہچانتا افسوس تجھ پر تو کون ہے؟ وہ کہے گا میں وہ ہوں کہ آپ ایک دن میری طرف ہو کر گزرے

اور مجھ سے پانی مانگا اور میں نے پلا دیا تھا اس کے صلہ میں اپنے رب ﷻ کے حضور میری شفاعت کیجئے۔ وہ جنتی اللہ

عزوجل کے زاروں میں اُس کے حضور حاضر ہو کر یہ حال عرض کرے گا کہے گا:

یا رب فنشفعنی فیہ

اے رب میرے تو اُس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما۔

فیشفعه اللہ فیہ .

مولیٰ عزوجل اُس کے حق میں اس کی شفاعت قبول فرمائے گا۔ (رواہ ابو یعلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

جب مقبولانِ خدا سے اتنا ساقا کہ کبھی اُن کو پانی پلا دیا وضو کو پانی دیدیا عمر میں اُس کا کوئی کام کر دیا آخرت میں ایسا نفع دیا تو خود اُن کا جو وہونا کس درجہ نافع ہونا چاہیے بلکہ دنیا و آخرت میں صالحین سے علاقہ نسب کا نافع ہونا قرآن عظیم سے ثابت ہے۔

وَأَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلَامَيْنِ يَتِيمَيْنِ فِي الْمَدِينَةِ وَكَانَ تَحْتَهُ كَنْزُ لَهُمَا وَكَانَ أَبُوهُمَا صَالِحًا فَأَرَادَ رَبُّكَ أَنْ

يَبْلُغَا أَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا رَحْمَةً مِنْ رَبِّكَ (پارہ ۱۶، سورۃ الکہف، آیت ۸۲)

ترجمہ: رہی وہ دیوار وہ شہر کے دو یتیم لڑکوں کی تھی اور اس کے نیچے ان کا خزانہ تھا اور ان کا باپ نیک آدمی تھا، تو آپ کے رب نے چاہا کہ وہ دونوں اپنی جوانی کو بچھیں اور اپنا خزانہ نکالیں آپ کے رب کی رحمت سے۔

خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو ایک دیوار گرتے دیکھی اور ہاتھ لگا کر اُسے قائم کر دیا اور وہاں والوں نے ان کو اور موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مہمانی دینے سے انکار کر دیا تھا اور اُن کو کھانے کی حاجت، اُس پر موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہا کہ آپ چاہتے تو اُس پر اجرت لیتے۔ خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اُس کا جواب دیا کہ یہ دیوار دو یتیموں کی ہے جو ایک مرد صالح کی اولاد میں ہیں اور اس کے نیچے اُن کا خزانہ ہے دیوار گر جاتی تو خزانہ ظاہر ہو جاتا لوگ اسے لوٹ لیتے۔ آپ کے رب عزوجل نے اپنی رحمت سے چاہا کہ دیوار قائم اور خزانہ محفوظ رہے کہ وہ جوان ہو کر نکالیں۔ اُن کے صالح باپ کے صدقہ میں اُن پر رحمت ہوئی۔ علماء فرماتے ہیں وہ ان بچوں کا آٹھواں یا دسواں (پشت کا) باپ تھا۔

(۱۶) عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں

حفظ لصلاح ابیہما وما ذکر عنہما صلاحا

اُن کے باپ کی صلاح کا لحاظ فرمایا گیا اُن کی اپنی صلاح کا کوئی ذکر نہ فرمایا۔

یعنی وہ اگرچہ خود بھی صالح ہوں اور کیوں نہ ہوں گے کہ اُن کے لئے یہ خزانہ لازوال محفوظ رکھا گیا تھا سونے کی تختی پر

لا اله الا الله محمد رسول الله لکھا اور کچھ نصائض و مواعظ۔ (رواہ ابن ابی حاتم و مردویہ فی تفاسیرہما)

فائدہ

اس سے جہاں اولیاء کرام کی اولاد کی برکت بوجہ نسبت بہ اولیاء کا ثبوت ملا اور ساتھ ہی یہ معلوم ہوا کہ حضور نبی پاک ﷺ کی شان کا چرچا دور سابق میں کتنا بلند تھا۔

(۱۷) فرماتے ہیں نبی پاک ﷺ

ان الله يصلح بصلاح الرجل ولده وولده ويحفظه في ذريته والدويرات حوله فممايز اللون في ستر من الله وعافية .

بیشک اللہ تعالیٰ آدمی کی صلاح سے اُس کی اولاد اور اولاد کی اولاد کی صلاح فرما دیتا ہے اور اُس کی نسل اور اُس کے ہمسایوں میں اُس کی رعایت فرماتا ہے کہ اللہ ﷻ کی طرف سے پردہ پوشی و امان میں رہتے ہیں۔ (رواہ ابن ابی شیبہ)

(۱۸) کعب احبارؓ نے فرمایا

ان الله يخلف العبد المؤمن في ولده فرجل

اللہ تعالیٰ بندہٴ مومن کی اولاد میں اسی برس تک اُس کی رعایت کرتا ہے۔ (رواہ احمد فی الزہد)

(۱۹) سیدنا عیسیٰ بن مریم علیہا الصلاۃ والسلام نے فرمایا

طوبى للذرية المؤمن ثم طوبى لهم كيف يحفظون من بعده .

مومن کی ذریت کے لئے خوبی و خوشی ہے پھر خوبی و خوشی ہے کیسی اُس کے بعد اُن کی حفاظت ہوتی ہے۔

اس پر خیمہ نے وہی آیت تلاوت کی

وَكَانَ أَبُوهُمَا صَالِحًا (پارہ ۱۶، سورۃ الکہف، آیت ۸۲)

ترجمہ: اور ان کا باپ نیک آدمی تھا۔

(اخرجہ ابن ابی شیبہ و احمد فی الزہد)

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِإِيمَانٍ أَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَا أَلَتْنَاهُمْ مِنْ عَمَلِهِمْ مِنْ شَيْءٍ

(پارہ ۲۷، سورۃ طور، آیت ۲۱)

ترجمہ: اور جو ایمان لائے اور ان کی اولاد نے ایمان کے ساتھ ان کی پیروی کی ہم نے ان کی اولاد ان سے ملا دی

اور ان کے عمل میں انہیں کچھ کمی نہ دی۔

(۲۰) فرماتے ہیں ﷺ

ان الله يرفع ذرية المؤمن اليه في درجة وان كانوا دونه في العمل لتقربهم عينه .

بیشک اللہ تعالیٰ مومن کی ذریت کو اُس کے درجہ میں اُس کے پاس اُٹھالے گا اگرچہ وہ عمل میں اُس سے کم ہوتا کہ اُن سے

اُس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں

پھر یہی آیہ کریمہ من شک تک تلاوت کی اور اُس کی تفسیر میں فرمایا

مانقضنا الآباء بما اعطينا النبين .

ہم نے جو اولاد کو عطا کیا اُس کے سبب والدوں کا کچھ جز کم نہ فرمایا۔ (رواہ المز ارواہ بن مردویہ عن ابن عباس رضی اللہ

تعالیٰ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

(۲۱) فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم

اذا دخل الرجل الجنة سئل عن ابويه وذريته وولده فيقال انهم لهم يبلغوا

درجتك وعملك فيقول يارب قد علمت لي ولهم فيؤمر بالحاقهم به .

جب آدمی جنت میں جائے گا اپنے ماں باپ اور بچوں اور اولاد کو پوچھے گا ارشاد ہوگا کہ وہ تیرے درجہ اور عمل کو نہ پہنچے۔

عرض کرے گا اے رب میں نے اپنے اور اُن کے سب کے نفع کے لئے اعمال کئے تھے اس پر حکم ہوگا کہ وہ اُس سے

ملا دئے جائیں۔

اس کی تصدیق میں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آیت مذکورہ کی تلاوت کی۔ (رواہ عنہ الطبرانی وابن مردویہ)

(۲۲) عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما آیہ کریمہ مذکورہ کی تفسیر فرماتے ہیں

هم ذرية مومن يموتون على الاسلام فان كانت منازل آباءهم ارفع من منازلهم لحقوا باآباءهم ولم

ينقصوا من اعمالهم التي عملوا شيئا .

یہ ذریت مومن کا حال ہے جو اسلام پر مرے اگر اُن کے باپ دادا کے درجے اُن کی منزلوں سے بلند تر ہوئے تو یہ اپنے

باپ دادا سے ملا دئے جائیں گے اور ان کے اعمال میں کوئی کمی نہ ہوگی۔ (رواہ عنہ ابن ابی حاتم)

جب عام صالحین کی صلاح اُن کی نسل و اولاد کو دین و دنیا و آخرت میں نفع دیتی ہے تو صدیق و فاروق و عثمان و علی جعفر

و عباس و انصار کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی صلاح عظیم کا کیا کہنا جن کی اولاد میں شیخ صدیقی و فاروقی و عثمانی و علوی و جعفری

و عباسی و انصاری ہیں یہ کیوں نہ اپنے نسب کریم سے دین و دنیا و آخرت میں نفع پائیں گے۔ پھر حضرات علیہ سادات کرام اولاد امجاد حضرت خاتون جنت بتول زہرا کہ خود حضور پُر نور سید المرسلین ﷺ کے بیٹے ہیں کہ اُن کی شان تو ارفع و اعلیٰ و بلند و بالا ہے اللہ عز و جل فرماتا ہے:

إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا (پارہ ۲۲، سورۃ الاحزاب، آیت ۳۳)

ترجمہ: اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرمادے اور تمہیں پاک کر کے خوب ستھرا کر دے۔

(۲۳) فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم

ان فاطمة احصنت فحرمها الله وذريتها على النار .

بیشک فاطمہ نے اپنی حرمت نگاہ رکھی تو اللہ تعالیٰ نے اُسے اور اُس کی نسل کو آگ پر حرام فرمادیا۔

(رواہ تمام فی فوائد والہمز اروا ابو یعلیٰ والطبرانی والحاکم وصحیح عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

(۲۴) فرماتے ہیں نبی پاک ﷺ

سالت ربی ان لا یدخل احد من اهل بیتی النار فاعطانیہا .

میں نے اپنے رب عز و جل سے مانگا کہ میرے اہل بیت سے کسی کو دوزخ میں نہ لے جائے اس نے میری مراد عطا فرمائی۔

(رواہ ابو القاسم بن بشران فی امالیہ عن عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

(۲۵) حضور علیہ السلام نے دعا کی

اللهم انهم عترتی رسولک فہب میںہم لمحسنہم و ہبہم لی آلی .

وہ تیرے رسول کی آل ہیں تو اُن کے بدکار اُن کے نیکو کاروں کو دیدے اور ان سب کو مجھے ہبہ کر دے۔ پھر فرمایا فضل مولیٰ تعالیٰ نے ایسا ہی کیا۔

علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی ما فعل کیا کیا فرمایا آپ نے فرمایا:

فعلہم بکم یکم ویفعلہ بمن بعدکم .

یہ تمہارے ساتھ کیا اور جو تمہارے بعد آنے والے ہیں ان کے ساتھ ایسا کرے گا۔ (رواہ الطبرانی)

سوالات وجوابات

مخالفین اپنے موقف کے لئے چند آیات واحادیث پیش کرتے ہیں ان کے جوابات ملاحظہ ہوں۔

سوال: حدیث مسلم شریف میں ہے کہ نسب سے کسی قسم کا فائدہ نہیں حدیث شریف یہ ہے۔

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ من ابطاہ عملہ لم یسرع بہ نسبہ .

جواب: ۱

نفی نفع مطلق ہے نہ نفی مطلق

جواب: ۲

الْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ (پارہ ۲، سورۃ طور، آیت ۲۱)

ترجمہ: ہم نے ان کی اولاد ان سے ملا دی۔



کے صریح معارض ہے۔

سوال

آیہ کریمہ

فَإِذَا نَفَخَ فِي الصُّورِ فَلَا أَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَلَا يَتَسَاءَلُونَ (پارہ ۱۸، سورۃ المؤمن، آیت ۱۰)

ترجمہ: تو جب صور پھونکا جائے گا تو نہ ان میں رشتے رہیں گے اور نہ ایک دوسرے کی بات پوچھتے۔

جواب: یہ ایک وقت مخصوص کے لئے ہے چنانچہ

وَلَا يَتَسَاءَلُونَ كَوَآيَةٍ سَلَاكَ فَمَا:

وَاقْبَلْ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ (پارہ ۲۳، سورۃ الصافات، آیت ۲۷)

ترجمہ: اور ان میں ایک نے دوسرے کی طرف منہ کیا آپس میں پوچھتے ہوئے۔

راوی سعید بن منصور فی سننہ وابناء حمید المنذر وابی حاتم عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ

عنہما قال انہا مواقف فاما الموقف الذی لا انساب بینہم فاذاہم قیام یتساءلون

(۳) جب کہ احادیث متواترہ سے فضل نسب و فرق احکام و نفع آخرت بلاشبہ ثابت ہے۔

سوال

حدیث میں ہے۔ **الا لافضل عربی علی عجمی ولا لاحمر علی اسود** .
عربی کو عجمی پر کوئی فضیلت نہیں اور نہ ہی گورے کو کالے پر۔

دوسری حدیث میں ہے

انظر فانك سببت بخير من احمر ولا اسود الا ان تفضل به تقوى.

دیکھ تو فی نفسہ بہتر نہیں گورا کالا ایک ہیں ہاں تقویٰ سے فضیلت پاؤ گے۔

یونہی آیت کریمہ اس کی تائید میں ہے۔

إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ (پارہ ۲۶، سورۃ الحجرات، آیت ۱۳)

ترجمہ: بیشک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے۔

جواب ۱

احادیث میں **سلب فضل کلتی** ہے نہ **سلب کلتی فضل**۔

سوال

حدیث لا اغنی عنکم من اللہ شیئا

میں اللہ تعالیٰ سے نہ بچاؤں گا۔

جواب

نفی اغنائے ذاتی ہے نہ کہ معاذ اللہ سلب اغنائے عطائی چنانچہ اغنائے عطائی کا ثبوت احادیث متواترہ میں ہے کچھ پہلے گزر چکی ہیں کچھ یہاں عرض کی جاتی ہیں۔

(۱) رسول اللہ ﷺ نے حضرت بتول زہرا سے فرمایا

ان اللہ غیر معذبک ولا ولدک .

بیشک اللہ تعالیٰ نہ تجھے عذاب دے گا اور نہ تیری اولاد کو۔

(رواہ الطبرانی بسند صحیح عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما)

(۲) حضرت نبی پاک ﷺ نے فرمایا

انما سميت فاطمة لان الله تعالى لحما وذريته عن النساء يوم القيامة. (رواه ابن عساكر عن ابن مسعود رضي الله تعالى عنهما)

سیدہ فاطمہ کا نام فاطمہ اس لئے رکھا کہ اللہ ﷻ نے اسے اور اس کی نسل کو قیامت میں آگ سے محفوظ فرمالیا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما آیہ

وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ (پارہ ۳۰، سورۃ النحل، آیت ۵)

ترجمہ: اور بے شک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں

جن رضا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان لا يدخل احد من اهل بيته النار .

یعنی اللہ تعالیٰ حضور اقدس ﷺ سے وعدہ فرماتا ہے کہ بیشک عنقریب تمہیں تمہارا رب اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے

اور حضور اقدس ﷺ کی رضا میں یہ ہے کہ حضور کے اہل بیت سے کوئی شخص دوزخ میں نہ جائے۔ (رواہ ابن جریر)

(۳) فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم

وعدني ربي في اهل بيتي من اقر منهم بالوحي ولي بالبلاغ ان لا يعذب بهم .

میرے رب نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میرے اہل بیت سے جو شخص اللہ کی وحدانیت اور میری رسالت پر ایمان لائے

گا اسے عذاب نہ فرمائے گا۔ (رواہ الحاكم عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ وصحہ)

(۵) فرماتے ہیں نبی پاک ﷺ

يا علي ان اول اربعة يدخلون الجنة انا وانت والحسن والحسين وذرايتنا خلف ظهورنا .

اے علی سب میں پہلے وہ چار کہ جنت میں داخل ہوں گے میں ہوں اور تم اور حسن اور حسین اور ہماری ذریتیں ہمارے

پس پشت ہوگی۔ (رواہ ابن عساكر عن علي والطبراني في الكبير عن ابي رافع رضي الله تعالى عنهما)

(۶) فرماتے ہیں نبی پاک ﷺ

اول من ير دعلي حوضي اهل بيتي ومن احبني من امتي .

سب سے پہلے میرے پاس حوض کوثر پر آنے والے میرے اہل بیت ہیں اور میری امت سے میرے چاہنے

والے۔ (رواہ الدیلمی عن علی رضی اللہ عنہ)

فائدہ

احادیث متواترہ صحیحہ کے بعد کسی دوسری دلیل کی ضرورت نہیں رہتی لیکن الحمد للہ اس مسئلہ میں اجماع امت ہے۔

وہابی دیوبندی

یہ فرقہ ہمیشہ اپنی ہانکتا ہے چنانچہ ان کا امام اسماعیل دہلوی لکھتا ہے :

”پیغمبر نے سب کو اپنی بیٹی تک کو کھول کر سنا دیا کہ قرابت کا حق ادا کرنا اسی چیز میں ہو سکتا ہے کہ اپنے اختیار کی ہو سو یہ میرا مال موجود ہے اس میں مجھ کو کچھ بخل نہیں اور اللہ کے یہاں کا معاملہ میرے اختیار سے باہر ہے وہاں میں کسی کی حمایت نہیں کر سکتا اور کسی کا وکیل نہیں بن سکتا سو وہاں کا معاملہ ہر کوئی اپنا اپنا درست کرے اور دوزخ سے بچنے کی تدبیر کرے۔“ (تقویۃ الایمان)

تردید شدید

مذکورہ عبارت گول مول ہے اور وہ بھی اسماعیل دہلوی نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف منسوب کی۔ حالانکہ مذکورہ عقیدہ کی خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تردید فرمائی بلکہ وعید شدید سنائی۔ اس گول مول عبارت کا اصل قصہ یہ ہے کہ حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بالیاں ایک بار ظاہر ہو گئیں اس پر ان سے کہا گیا۔

ان محمد الا یغنی عناک من اللہ شیئا .

محمد ﷺ تمہیں نہ بچائینگے۔

وہ خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور حضور اقدس ﷺ سے یہ واقعہ عرض کیا حضور اقدس ﷺ نے فرمایا

ما بال اقوام یزعمون ان شفاعتی لاتنال اہل بیتی ان شفاعتی لیتا ول حاء و حکم .

کیا حال ہے ان لوگوں کا جو غم کرتے ہیں کہ میری شفاعت میرے اہل بیت کو نہ پہنچے گی۔ بیشک میری شفاعت ضرور قبیلہ حاء و حکم کو بھی شامل ہے۔ (رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا)

دوسرا واقعہ اور تردید از نبی پاک ﷺ

حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لئے مروی ہے کہ وہ اپنے ایک پر کی وفات پر بہ آواز روئیں ان سے وہی کہا گیا ان قرابتک من محمد .

سوال

حدیث لاغنی عنکم من اللہ شیئا .
میں اللہ تعالیٰ سے نہ بچاؤں گا۔

جواب

لا تغنی عنک من اللہ شیئا .

محمد ﷺ کی قربت اللہ کے یہاں تمہیں کچھ کام نہ دیگی اُس پر حضور انور ﷺ نے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو جمع فرما کر برسرِ منبر اُس کا وہ ردِ جلیل ارشاد فرمایا کہ کیا ہوا انھیں جو میری قربت نافع نہیں بتاتے ہر رشتہ و علاقہ قیامت میں قطع ہو جائے گا مگر میرا رشتہ و علاقہ کہ دنیا و آخرت میں پیوستہ ہے۔ (رواہ البزار)

امام ابن حجر کی صواعق میں فرماتے ہیں :

قال المحب الطبري وغيره من العلماء انه ﷺ لا يملك لاحد شيئا لانفعا ولا ضررا لكن الله عز وجل يملكه نفع اقاربه بل وجميع امته بالشفاعة العامة والخاصة فهو لا يملك الا يملكه له مولاه كما اشار اليه بقوله ﷺ غير ان لكم رحما سابغها ببلا لها وكذا معنى قوله ﷺ لا اغني عنكم من الله شيئا اے بمجرد نفسي من غير ما يكرمني به الله تعالى من نحو شفاعة او مغفرة وخطابهم بذلك رعاية المقام التخويف والحث على العمل والحرص على ان يكونوا اولي الناس خطافي تقوى الله تعالى وخشيته ثم اوماء الى حق رحمه اشارة الى اوقال نوع طمأنينته عليهم وقيل هذا قبل علمه ﷺ بان الانتساب اليه تنفع وبانه ليشفع في ادخال قوم الجنة بغير حساب ورفع درجات آخرين واخراج قوم من النار.

ترجمہ

طبری و دیگر علماء نے فرمایا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ذاتی طور پر کسی کو نفع و ضرر نہیں دے سکتے ہاں اللہ تعالیٰ کی عطا سے آپ اپنے اقارب بلکہ جمیع امت کو شفاعت سے نفع دینگے عام ہوں یا خاص بہر حال آپ اپنے رب تعالیٰ کے مالک بنادینے پر نفع و نقصان دے سکتے ہیں جیسا کہ آپ کے ارشاد گرامی میں اشارہ ہے کہ تمہاری میرے ساتھ رشتہ داری ہے اسی سے میں تمہاری مدد کروں گا اور لاغنی منکم من اللہ کا یہی معنی ہے کہ ذاتی طور اور بغیر اس کے مجھے اللہ تعالیٰ عطاء

کرے میں اللہ کے عذاب سے نہیں بچاؤں گا مثلاً اللہ تعالیٰ کی عطا سے شفاعت کروں گا مجرموں کو بخشاؤں گا اور یہ بھی اس وقت فرمایا جب اللہ کا خوف ولا رہے تھے اور انہیں عمل صالح کی رغبت دے رہے تھے اور آپ کو حرص تھی کہ آپ کی قوم دوسروں کے تقویٰ اور خوف خداوندی میں سب سے بڑھ کر ہو۔ پھر آپ نے رشتہ داری کے حقوق بتائے تاکہ انہیں تسلی ہو۔ بعض نے کہا کہ یہ آپ ﷺ نے اس علم سے پہلے یہ وعظ فرمایا جب بعد کو علم ہوا کہ نسب سے نفع ہوگا اور آپ بلا حساب بعض کو جنت دلوائیں گے اور بعض کے درجات بلند کریں گے اور بعض کو دوزخ سے نکال کر جنت میں داخل کریں گے پھر علامہ ابن حجر اسی میں بعض احادیث نفع نسب کریم ذکر کر کے فرماتے ہیں

وَلَا يَنَالُ فِي هَذِهِ الْأَحَادِيثِ مَا فِي الصَّحِيحِينَ وَغَيْرِهِمَا قَوْلُهُ تَعَالَى 'وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ' مَجْمَعُ قَوْمِهِ ثُمَّ عَمَّ وَخَصَّ بِقَوْلِهِ لَا أَغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا حَتَّى قَالَ يَا فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ عَلَيْهَا سَلَامٌ هَذِهِ مَحْمُولَةٌ عَلَى مَنْ مَاتَ كَافِرًا وَانْهَاجَتْ خُرُوجَ التَّغْلِيظِ وَالتَّنْفِيرِ وَأَوَّاهَا قَبْلَ عِلْمِهِ بِنَفْعٍ عَمُومًا

وخصوصاً:

اور یہ اس کے منافی نہیں جو صحیحین میں ہے جب آیت:

وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ (پارہ ۱۹، سورۃ الشعراء، آیت ۲۱۳)

ترجمہ: اور اے محبوب اپنے قریب تر رشتہ داروں کو ڈراؤ۔

نازل ہوئی تو آپ نے اپنی قوم کے لوگوں کو جمع کر کے پہلے عمومی طور ڈر سنایا پھر نام لے کر کہ میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نہ بچاؤں گا یہاں تک کہ سیدہ فاطمہ زہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بھی فرمایا کہ میں تمہیں اللہ کے عذاب سے نہ بچاؤں گا۔

مذکورہ بالا تاویل کے علاوہ دوسری تاویل یہ ہو کہ اس کے عام مخاطب کافر ہو یا یہ کہ تغلیظاً و تخفیراً فرمایا یعنی نام لے کر ڈر سنایا تاکہ برائیوں سے نفرت ہو یا یہ کہ وعظ و تقریر اس وقت تھی جب آپ کو یہ علم عطا نہ ہوا کہ آپ ﷺ کو بعد میں بتایا گیا کہ آپ عوام و خواص کی شفاعت فرمائیں گے۔

علامہ مناوی تیسیر میں زیر حدیث کل سبب و نسب فرماتے ہیں

لَا يَعَارِضُهُ قَوْلُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَا أَهْلَ بَيْتِهِ لَا أَغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا لَأَنَّ مَعْنَاهُ إِنَّهُ لَا يَمْلِكُ لَهُمْ نَفْعًا لَكِنَّ اللَّهَ

يَمْلِكُهُ نَفْعُهُمْ بِالشَّفَاعَةِ فَهُوَ لَا يَمْلِكُ إِلَّا مَا مَلَكَهُ رَبُّهُ .

اس کا مفہوم بھی وہی ہے جو اوپر مذکور ہوا اور یہی حضرت شیخ محقق قدس سرہ اشعۃ اللمعات میں فرماتے ہیں۔

این غایت وانذا مبالغہ در آن والا فضل بعضے ازیں مذکورین ودر آمدن ایشان بهشت را وشفاعت آن سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم مر عصاة امت را چہ جائے اقربائے خویشان دے باحادیث صحیحہ ثابت شدہ است و باوجود آن خوف لا ابالی باقیست و این مقام تقاضائے این حال کرد و تواند کہ احادیث فضل و شفاعت بعد از ان درود یافتہ باشند و بالجملہ مامور شد از جانب پروردگار تعالیٰ بانداز پس امتثال کرد این امر بالجملہ تفاضل انساب

بھی یقیناً اور شرعاً اُس کا اعتبار بھی ثابت اور انساب کریمہ کا آخرت میں نفع دینا بھی یقیناً ثابت اور نسب کو مطلقاً محض بے قدر و ضائع و برباد جاننا سخت مردود و باطل ہے خصوصاً اس نظر سے کہ اس کا عموم عرب بلکہ قریش بلکہ بنی ہاشم بلکہ سادات کرام کو بھی شامل ہے۔ غلط اور سراسر باطل اور گمراہی ہے۔ بلکہ ایسے قائل پر حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم غیظ و غضب ظاہر فرماتے۔ چند روایات حاضر ہیں۔



گستاخ حرام زادہ

(۱) نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من لم يعرف عترتی والا نصار والعرب فهو لاحدی ثلث امانفاق وابلزنیة واما امرأ حملته امه .
بغیر طہر جو میری عترت اور انصار اور عرب کا حق نہ پہچانے وہ تین حال سے خالی نہیں یا تو منافق ہے یا حرامی یا حیضی بچہ۔
(رواہ الباوردی وابن عدی والبیہقی فی الشعب)

اس کی مزید وضاحت فقیر کے رسالہ ”گستاخ ولد الحرام“ میں پڑھئے۔

(۲) نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ستہ لعنتہم لعنہم اللہ وکل نبی مستجاب الزائد فی کتاب اللہ والمکذب بقدر اللہ والمتسلط بالجبروت فیعز بذلک من اذل اللہ ویذل من اعز اللہ والمستحل لحرم اللہ والمستحل من عزتی ما حرم اللہ والتارک لسنتی۔

چھ شخص ہیں جن پر میں نے لعنت کی اللہ انہیں لعنت کرے اور ہر نبی کی دعا قبول ہے۔ کتاب اللہ میں بڑھانے والا (جیسے رافضی) کچھ آیتیں سورتیں پارے جدا بتاتے ہیں اور تقدیر الہی کا جھٹلانے والا اور وہ جو ظلم کے ساتھ تسلط کرے کہ جسے خدا

نے ذلیل بنایا اسے عزت دے اور جسے خدا نے معزز کیا، اسے ذلیل کرے اور حرم مکہ کی بے حرمتی کرنے والا اور میری عزت کی ایذا دے بغلیسی روار کھنے والا اور جو میری سنت کو برا ٹھہرا کر چھوڑے۔

(رواہ الترمذی والحاکم عن ام المومنین والحاکم عن علی ورواہ الطبرانی)

عن عمر بن شعوری رضی اللہ تعالیٰ عنہم اولہ سبعة لعنتہم وازاد المتاثر بالف وسندہ حسن۔
(۳) نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں :

من احب ان یبارک لہ فی اجلہ وان یمتعه اللہ بما خولہ فلیخلفنی فی اہلی خلافہ حسنہ ومن لم یخلفنی فیہم بتک عمرہ وورد علی یوم القیمۃ مسودا ووجہ۔

جسے پسند ہو کہ اس کی عمر میں برکت ہو اور خدا اسے اپنی دی ہوئی نعمت سے بہرہ مند کرے تو اسے لازم ہے کہ میرے بعد اہل بیت سے اچھا سلوک کرے جو ایسا نہ کرے اس کی عمر کی برکت اڑ جائے اور قیامت میں میرے سامنے کالا منہ لے کر آئے۔ (رواہ ابو الشیخ فی تفسیرہ وابونعیم عن عبداللہ بن بدر الخطمی عن ابیہ)

(۴) حضور نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں :

ان اللہ عزوجل ثلث حرمت فممن حفظہن حفظ اللہ دینہ ودنیاه ومن لم یحفظہن لم یحفظ اللہ دینہ ودنیاه حرمة الاسلام وحرمتی وحرمة رحمی۔

بیشک اللہ عزوجل کی تین حرمتیں ہیں جو ان کی حفاظت کرے اللہ تعالیٰ اس کی دین و دنیا میں حفاظت فرمائے، ایک اسلام کی حرمت، دوسری میری حرمت، تیسری میری قرابت کی حرمت۔ (رواہ ابوالشیخ بن حبان والطبرانی)

نسب پر فخر جائز نہیں

المحضرت امام احمد رضا محدث بریلوی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ہاں نسب پر فخر جائز نہیں۔ نسب کے سبب اپنے آپ کو بڑا جاننا، تکبر کرنا جائز نہیں۔ دوسروں کے نسب پر طعن جائز نہیں۔ انہیں کم نسبی کے سبب حقیر جاننا جائز نہیں۔ نسب کو کسی کے حق میں عاریا گالی دینا جائز نہیں۔ اس کے سبب کسی مسلمان کا دل دکھانا جائز نہیں۔ احادیث جو اس باب میں آئیں انہیں معنی کی طرف ناظر ہیں۔ (اراء الادب)

انتباہ

ہمارے دور میں اعلیٰ نسب مثلاً سادات یا کسی مشہور ولی اللہ کی اولاد اس مرض میں بہت زیادہ مبتلا ہیں۔ یہی وجہ ہے

کہ اُن کے اکثر افراد نفس کی شرارت سے زیادہ گھمنڈ غرور و تکبر کا شکار ہیں اور وہ فسق و فجور کچھ نہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ہم بخشے ہوئے ہیں وہ ایسے محسوس ہوتے ہیں کہ گویا انہیں جیتے جی جنت کا ٹکٹ مل گیا ہے۔ حالانکہ یہ دھوکا اور فریب نفس بلکہ ان حضرات کو سب سے زیادہ نیکی کرنی لازم ہے۔

ایک اور دھوکہ

ہمارے دور میں یہ بیماری عام ہے کہ خود کو اعلیٰ قوم بتانا بالخصوص سید کہلوانا حالانکہ وہ کم درجہ کی قومیت سے متعلق ہے بالخصوص خود کو سید یعنی آلِ فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) ظاہر کرنا عام ہے۔ حالانکہ اس بارے میں سخت وعیدیں آئی ہیں چند روایات ملاحظہ ہوں۔

من انتمی الی غیر ابیہ فالجنتہ علیہ حرام .

جو اپنے باپ کے سوا دوسرے کو دانستہ اپنا باپ بتائے اُس پر جنت حرام ہوگی۔

(۲) حضور نبی پاک ﷺ لولاک صیب کبریا ﷺ فرماتے ہیں :

من ادی الی غیر ابیہ فعلیہ لعنہ اللہ والملئکہ والناس اجمعین . لا یقبل اللہ منہ یوم القیمہ صرفاً ولا عدلاً .

جو دوسرے کو اپنا باپ بتائے اُس پر اللہ اور فرشتوں اور آدمیوں سب کی لعنت۔ اللہ روزِ قیامت نہ اُس کا فرض قبول کرے نہ نفل۔

تبصرہ اویسی غفرلہ

ہمارے دور میں یہ طریقہ عام ہوتا جا رہا ہے کہ پیشہ ور مثلاً موچی، جولاہہ وغیرہ چھوڑ کر جب دنیاوی امور میں ترقی کی یا ملازمت کی تو اچھا عہدہ ملا تو اعلیٰ قوم میں شامل ہو کر خود کو انہیں سے منسوب کرتے ہیں مجھے تو حیرانی ہے اُن مولویوں اور پیروں پر کہ پہلے شاہ جی بنتے ہیں یا قوم کے قریشی ہیں تو چند سالوں بلکہ مہینوں کے بعد حضرت سید صاحب بن جاتے ہیں۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون) فالمشکی الی اللہ.

حلال کمائی

ہمارے دور میں کمائی کے بغیر رزق، روزی مل جانے کا سبب پیر بننا اور مولوی بننا ہے اگرچہ دوسرے شعبوں میں اور اکثر عوام کا بھی یہی حال ہے اگرچہ اللہ اپنے فضل سے ایسے لوگوں کو بھی روزی دیتا ہے بلکہ اوروں سے انہیں زیادہ

دیتا ہے۔ لیکن صرف پیری مریدی اور مولویت کہ کسی مسجد کی امامت یا وعظ، تقریر یونہی نعت خوانی کو دھندا بنالینا کچھ اچھا کام نہیں۔ پیری مریدی اور مولویت اور نعت خوانی مقدس شعبے ہیں انہیں صرف روزی کا دھندا بنانا ان مقدس شعبوں کی توہین ہے اسلاف میں یہی شعبے ہی زیادہ برگزیدہ سمجھے جاتے تھے لیکن وہ روزی کسب حلال سے حاصل کرتے۔

حکایت

ایک مولوی صاحب دہلی شہر میں شیرینی والے مشہور تھے۔ وہ امامت و کتابت تو کرتے مفت لیکن روزی کماتے، صحیح مٹھائی تیار کر کے اور اس میں کسی قسم کی ملاوٹ نہ کرتے اسی لئے اُن کی مٹھائی چسلی رسیلی تھی۔ آج کے ملاوٹ کے دور میں کوئی پیشہ بھی کیا جائے تو آخرت کا اجر و ثواب ڈھیروں کے ڈھیر نصیب ہوگا اور رزق میں کمی نہیں آئے گی۔ (انشاء اللہ) حلال روزی کی کمائی کے لئے کوئی پیشہ و طریقہ اختیار کیا جائے یہ سنت انبیاء علیہم السلام ہے۔

فہرست پیشہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام

آدم	شیث	ادریس	ابراہیم	نوح	لوط	داؤد	سلیمان	موسیٰ	عیسیٰ
کاشتکاری	بافندگی	خیاطی	کاشتکاری	جباری	کاشتکاری	آہن	زئیل	شانی	رنگریزی
بافندگی			دھماری		چمکوتے	گری	سازی		

آدم علیہ السلام کے پیشے کے متعلق چند حوالے ملاحظہ ہوں

(۱) حاکم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے :

کان آدم حرثاً .

آدم علیہ السلام کھیتی کرتے تھے۔

فائدہ

اس روایت سے سیدنا حضرت آدم علیہ السلام کے متعلق کھیتی باڑی کرنا ثابت ہوا۔ اس اعتبار سے تو کھیتی باڑی کرنے والے خوش نصیب ہیں کہ اپنے باپ کی وراثت سنبھالے ہوئے ہیں اب جو کوئی کسان اور زراعت پیشہ پر طعن و تشنیع کرتا ہے تو اپنا نقصان کرتا ہے وہ اپنے دادا پر طعن کر رہا ہے۔

(۲) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

يَسْبِي اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُؤَارِي سُوَاتِكُمْ وَرِيشًا وَ لِبَاسُ التَّقْوٰى ذٰلِكَ خَيْرٌ ذٰلِكَ مِنْ اٰيَةِ
اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ (پارہ ۸، سورۃ الاعراف، آیت ۲۶)

ترجمہ: اے آدم کی اولاد بے شک ہم نے تمہاری طرف ایک لباس وہ اُتارا کہ تمہاری شرم کی چیزیں چھپائے اور
ایک وہ کہ تمہاری آرائش ہو اور پرہیزگاری کا لباس وہ سب سے بھلا یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے کہ کہیں وہ نصیحت
میں۔

فائدہ

اس آیت سے آدم علیہ السلام کے متعلق کپڑے سینا یعنی درزی کا پیشہ ثابت ہوا۔ اس معنی درزی حضرات خوش بخت ہیں
کہ اپنے دادا کا پیشہ کر رہے ہیں۔



(۳) حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے فتح العزیز میں لکھا ہے کہ:

أَوَّلُ مَنْ خَاكَ آدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
سب سے پہلے جس نے کپڑا بنا وہ آدم علیہ السلام ہیں۔

فائدہ

بتائیے جولاہہ ہونا کون سا پریشہ ہے اگرچہ دورِ حاضر میں یہ پیشہ ناپید ہے لیکن جولاہوں کی اولاد کو اُس سے عار دلانا
کون سائل ہے بلکہ فقہ میں ایسے شخص پر کفر کا فتویٰ ہے چنانچہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی صاحب تفسیر مظہری رحمۃ اللہ علیہ نے
اپنی معروف تصنیف ”ملا بد منہ“ میں لکھا کہ..... اگر کوئی کہے کہ آدم علیہ السلام کپڑا بننے تھے اور اس کے جواب میں
دوسرا شخص حقارت کے طور پر کہے کہ پھر تو ہم لوگ جولاہے کے بچے ہوئے ”بِکُفْرٍ“ یعنی کافر ہو گیا۔ غور کرو جس پیشہ کی
خوبی قرآن وحدیث اور فقہ سے ثابت ہو پھر مسلمان کس طرح طعن کرے گا۔ اصل بات یوں ہے کہ لوگ ناواقفیت سے
اکثر کسب اور پیشہ کو جس کو نبیوں نے کیا ہے ذلیل و حقیر سمجھتے ہیں۔

(۵) دیگر انبیاء علیہم السلام کے پیشے:

تفسیر فتح العزیز میں ہے کہ آدم علیہ السلام اور شیث علیہ السلام کپڑا بننے تھے اور حضرت نوح علیہ السلام تجارت
اور بڑھئی کا کام کرتے تھے اور حضرت ادریس علیہ السلام خیاطی کرتے تھے اور حضرت صالح اور حضرت ہود علیہم السلام

دونوں تجارت کرتے تھے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کھیتی کرتے تھے اور حضرت شعیب علیہ السلام مویشی والے تھے دودھ اور نسل اور صوف اور ریشم مویشی بیچ کر اپنی معاش کرتے تھے اور حضرت لوط علیہ السلام بھی کھیتی کرتے تھے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام بکریاں چرایا کرتے تھے اور حضرت داؤد علیہ السلام زرہ باف تھے اور حضرت سلیمان علیہ السلام خواص تھے یعنی کھجور کے درختوں کے پتوں سے ٹکھے اور چٹائی بنا کر بیچتے تھے۔ حالانکہ خدا تعالیٰ نے اُن کو تمام زمین کی سلطنت دی تھی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام صباغی کرتے تھے۔ بعض علماء کہتے ہیں سلائی کرتے تھے اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ بکریاں چراتے تھے اور تجارت کرتے تھے۔ بعد میں خدائے تعالیٰ نے آپ کا رزق جہاد کی غنیمت سے مقرر کیا تھا

صحابہ اکرام ائمہ عظام کے پیشے

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بزازی کرتے تھے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ خشت ریزی کرتے تھے یعنی اینٹیں پکی تیار کر کے بیچتے تھے۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ بزازی یعنی کپڑا فروشی کرتے تھے۔ اُن کے علاوہ اکثر صحابہ و ائمہ رضی اللہ عنہم کے حالات پڑھنے سے معلوم ہوگا کہ وہ اپنی روزی کسب ید (ہاتھ کی کمائی سے حاصل کرتے) آج روزی کے معاملے میں ہم پریشان حال ہیں اس کی واحد وجہ یہ ہے کہ ہم نے کسب حلال کے عمل کو ترک کر دیا ہے اگر آج بھی ہم کسب حلال کے کسی شعبے کو لے لیں اور اُسے صحیح اور اسلامی اصول کے مطابق عمل میں لائیں تو ان شاء اللہ تعالیٰ کبھی روزی میں کمی نہ آئے۔ بینک بیلنس ہوگا تو کسی کے سامنے ہاتھ پھیلانے کا موقع نہ آئے گا۔

فتاویٰ السلام

مدینے کا بھکاری

ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ

بہاولپور۔ پاکستان

☆.....☆.....☆